وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ

(اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی) انعام ۱۵۳

قرآنی دریچے

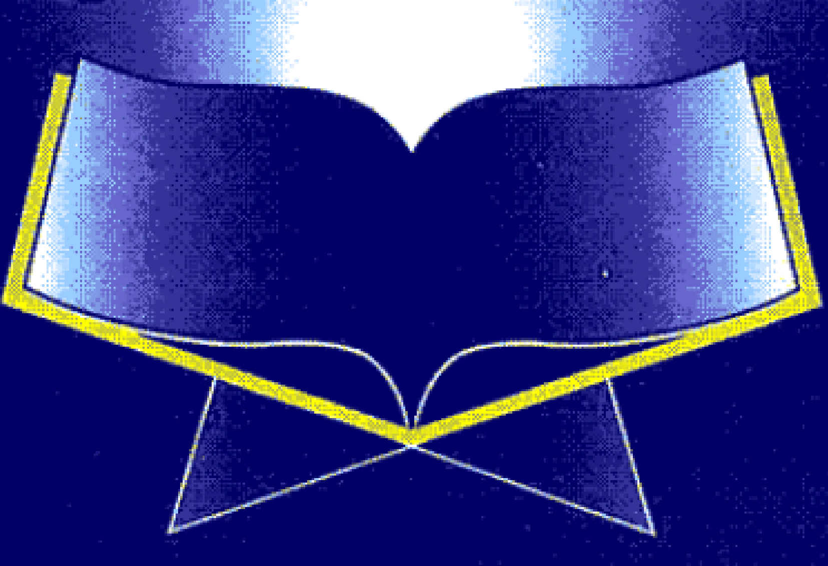

رقیہ مظہری

ایم۔اے ؛ ایم فل

عظمہ مسعودی

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے ؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی (الانعام: ۱۵۳)

قرآنی دریچے

رقیہ مظہری

عظمٰی مسعودی

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں

عنوان کتاب..................قرآنی دریچے
مؤلفات.........................رقیہ مظہری، عظمیٰ مسعودی
نظر ثانی...........................ڈاکٹر اقبال احمد
حنا مسعودی، صبا مسعودی
طابع.............................حاجی محمد الیاس مسعودی
ناشر..............................ادارۂ مسعودیہ، کراچی
مطبع.............................شاہکار پریس، کراچی
کمپوزنگ......................المختار پبلی کیشنز، کراچی
طباعت........................... ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
اشاعت...........................اول
تعداد.............................دو ہزار
قیمت............................

ملنے کے پتے

۱---ادارۂ مسعودیہ ۲/۶،۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان
۲---المختار پبلی کیشنز، ۲۵، رجاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی، فون:7725150
۳---فرید بک اسٹال، ۳۸، اردو بازار، لاہور
۴---ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، شوگن مینشن، محمد بن قاسم روڈ، عید گاہ، ایم-اے-جناح روڈ، کراچی

دریچے

۱-	تقدیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۴
۲-	افتتاحیہ	عظمیٰ مسعودی	۹
۳-	پہلا باب	اللہ تعالیٰ جل شانہ	۱۷
۴-	دوسرا باب	حضور اکرم ﷺ	۴۱
۵-	تیسرا باب	انبیاء علیہم السلام	۱۱۳
۶-	چوتھا باب	اللہ کے دوست	۱۲۵
۷-	پانچواں باب	علوم دینیہ	۱۴۱
۸-	چھٹا باب	معاشرت و سیاست	۱۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا، انسانوں کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرمایا، کرم بالائے کرم یہ کہ ایک کامل عملی نمونہ بھی عطا فرمایا (ﷺ)، قرآن کریم پڑھ پڑھ کر اور اس عظیم نمونے کو دیکھ دیکھ کر سب بنتے سنورتے چلے گئے۔ قرآن کریم سارے علوم و فنون کا سرچشمہ اور سارے انسانی مسائل کا حل ہے۔ ہم نے قرآن کریم کو بہت ہلکا جانا، حالاں کہ یہ وہ کتاب مبین ہے جو اگر پہاڑوں پر اترتی تو پہاڑ کانپ کانپ جاتے ---- دنیا کے دانشوروں نے بھی بہت دیر میں اس کو سمجھا ہے، جب تعصب و تنگ دلی کی تاریکیاں چھٹنے لگیں اور علم و حکمت کی روشنیاں پھیلنے لگیں ---- بہت سے غیر مسلم مردوں اور عورتوں نے قرآن کریم کی عظمت کا اعتراف کیا ہے، مثلاً ڈاکٹر جالسن، گوئٹے، پروفیسر مارگولیوس، ڈاکٹر گستاؤلی بان، ایچ-جی- ویلز، پروفیسر ہربرٹ رائل، ڈاکٹر اسٹینلے پول، ڈاکٹر راڈویل، نپولین، ڈاکٹر ایڈورڈ ڈینی راس، تھامس کارلائل، ڈاکٹر رابدرناتھ ٹیگور، سروجنی

نائیڈو، ایم- کے گاندھی، ڈاکٹر مارس بکائے، وغیرہ وغیرہ۔

اسلام کے دور اول میں قرآن حکیم اور سنت رسول کریم دو سو برس تک ہماری تعلیم کا نصاب رہے ہیں ---- ہاں، صرف اور صرف قرآن حکیم اور سنت رسول کریم ---- ان دو سو برسوں میں مسلمانوں نے کتنی ترقی کی، تاریخ میں یہ شاندار ریکارڈ محفوظ ہے ---- یہ وہ دور تھا جب درس نظامی میں شامل کتابوں میں سے ایک کتاب بھی نہ تھی، بات جب بگڑنی شروع ہوئی جب بعض مفاد پرست علماء نے اپنے اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر آیات شریفہ کی کھینچ تان شروع کی (معاذ اللہ)، یہی نہیں بلکہ بعض آیات کو چھپایا اور بعض آیات کو دکھایا اور سنایا، اس خیانت سے انہوں نے قرآن کریم کی ترجمانی تو نہیں کی بلکہ اپنے نفس کی ترجمانی کی ----فکر و عمل کے سدھار کے لئے محبت و عشق اور خلوص وللھیت ضروری ہے، ہم نے عقل کو سب کچھ سمجھا ہے حالاں کہ وہ فرد مایہ اور تہی دامن ہے، جس کی پونجی تھوڑی ہو، جو خالی دامن ہو، وہ دوسروں کا دامن کیسے بھر سکتی ہے----؟ شاید اس صورت حال کو اس کتاب کی مؤلفات رقیہ مظری اور عظمہ مسعودی نے محسوس کیا اور یہ کتاب مرتب کی جو طبقۂ خواتین میں باعث مسرت بھی ہوگی اور باعث فخر بھی کہ انہوں نے وہ کام کیا جو مردوں کو کرنا چاہیے تھا، حقیقت یہ ہے کہ خواتین میں دین کا بڑا جذبہ موجود ہے، مردوں نے ان کی ہمت افزائی نہ کی اس لئے ان کے سچے جذبات کا صحیح ادراک نہ ہو سکا

----خواتین جاں نثاری میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں ----ایک خاتون غزوۂ احد میں حضور انور ﷺ پر اپنی جان وار رہی تھیں----ایک مقدس خاتون آپ کے وصال کے وقت اپنی زندگی نذر کر رہی تھیں----ایک خاتون قبر شریف سے لپٹ کر جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کر رہی تھیں ---- اللہ اکبر! ہاں اے جاں نثار خواتین تم کو یہ جان نثاریاں مبارک ہوں-!

اس کتاب میں ذہن میں آنے والے مختلف سوالات کے قرآن کریم سے جوابات دیئے گئے ہیں، بعض سوالات تو ایسے ہیں کہ یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ ان کے جوابات قرآن کریم میں ہوں گے مگر ان کے جوابات بھی ہیں، قرآن کریم میں جب ہر شے کا بیان ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے تو پھر ہر سوال کا جواب بھی ہونا چاہیے، غالباً اس حقیقت کے پیش نظر ہر سوال کا قرآن کریم سے جواب دیا گیا ہے مگر ابھی بہت سے ایسے سوالات ہوں گے جو تشنۂ جوابات ہیں، قارئین کے ذہن میں ابھرنے والے ایسے سوالات کے جواب آئندہ اڈیشن میں شامل کر لئے جائیں تو اچھا ہے----اس وقت دانائی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کی طرف لوٹ جائیں اور قرآن کریم کے ارشادات کو دل و جان سے لگا کر رکھیں تاکہ شک و شبہ کی ہر تاریکی دل سے دور ہو اور روشنیوں کا سفر شروع ہو----

اس کتاب میں ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے کچھ مواد کا اضافہ

کیا ہے اور حنا مسعودی، صبا مسعودی نے اس کتاب پر نظر ثانی کے فرائض انجام دیئے ہیں مولیٰ تعالیٰ ان سب کو اس کا اجر عطا فرمائے----آمین!

مولائے کریم اس کتاب کو مردوں اور عورتوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ان کے دل و دماغ قرآنی آیات کی نورانیت سے منور ہو۔

----آمین ثم آمین----

احقر محمد مسعود احمد
۲/۱۷-سی، پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی، کراچی
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۲۵ رصفر المظفر ۱۴۲۲ھ
۱۹ رمئی ۲۰۰۱ء

بسم الله الرحمن الرحیم ○

افتتاحیه

❁❁❁

عظمه مسعودی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن
اقبالؔ

اس امر کا اقرار کون نہ کرے گا کہ جب رات کی تاریکی اپنی انتہا کو پہنچتی ہے تو آفتاب کے نمودار ہونے کے آثار پیدا ہوتے ہیں اسی طرح آج سے چودہ سو سال قبل جب دنیا میں کفر کے اندھیرے اپنے عروج کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دنیا میں اس آفتاب ہدایت (ﷺ) کو مبعوث فرمایا جس کی ضیاء پاشیوں نے کفر و شرک کی ظلمتوں کا وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیا --- وہ آفتاب ہدایت، شمع رسالت، بحر سخاوت، آیۂ رحمت، محسن انسانیت، نور مجسم، سرور عالم، فخر جہاں، شہہ شہاں، محبوب خدا، آقا و مولا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ عالم وجود میں جلوہ افروز کیا ہوئے کہ تاریکی اپنے پر سمیٹے اس جہان سے

رخصت ہوگئی ہر طرف روشنی اور نور کا بسیرا ہوگیا بھٹکے ہوؤں کو راہبر مل گیا انسان کو انسانیت کی معراج مل گئی حضور اکرم ﷺ نے انسانوں کو ان کے رب کی طرف سے قرآن کریم کا عظیم تحفہ پہنچایا۔ قرآن نے انسان کو تجربوں کی کلفت سے بے نیاز کر کے نتائج تک پہنچایا، یہ اس کا احسانِ عظیم ہے، اس نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی، عائلی اور خارجی زندگی، قومی اور بین الاقوامی زندگی کے داخلی اور خارجی ہر پہلو کو اپنے آغوشِ ہدایت میں لیا اور دانائی اور حکمت کے وہ راز بتائے جو اپنے دامن میں صدیوں کے تجربے اور مشاہدے سمیٹے ہوئے ہیں، جو علم انسان صدیوں کا سفر کر کے معلوم کرتا وہ قرآن نے آن واحد میں بتا دیا۔ اب انسان کا فرض ہے کہ وہ اس علم کے بحرِ ناپیدا کنار سے اپنی پیاسی روحوں کو سیراب کرے۔

❁ ....قرآن انسان کو اندھیروں سے اجالوں میں لانے والا ہے:

"کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ" (سورہ ابراہیم، آیت نمبر۱)

ترجمہ:

''ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تمہاری طرف
کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاؤ''

لیکن ہم مسلسل تاریکیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں!

❁ .... یہ زندگی کے پرخار راستوں میں سب سے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

"اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ" (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر۹)

ترجمہ:

''بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے''

لیکن ہم خواہشات کے ٹیڑھے راستوں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

❁ .... یہ انسانوں کے لئے نصیحت بنایا گیا۔

"وَمَاهُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ" ○ (سورۃ قلم، آیت نمبر۵۲)

ترجمہ:

''اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے''

مگر ہم نصیحتوں سے بے بہرہ ہو گئے ہیں۔

❁ .... یہ انسانوں کو فکر و تدبر کی طرف بلاتا ہے۔

"كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ
وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ" (سورۃ ص، آیت نمبر۲۹)

ترجمہ:

''یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت
والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں''

لیکن ہم اس کی آیتوں پر صرف سرسری نظر سے دیکھنے پر اکتفا کئے ہوئے ہیں۔

❁ ....قرآن مومنین کے دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ہے:

یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ

لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ○ (یونس:۵۷)

ترجمہ:

''اے لوگوں! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے
نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان
والوں کے لئے''

لیکن ہمارے بیمار دل رحمتوں کو چھوڑ کر زحمتوں کو سمیٹے جا رہے ہیں۔

❁ .... اللہ نے قرآن کو تمام خزانوں اور مالوں سے بہترین قرار دیا:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ
هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ○ (سورۃ یونس، آیت نمبر۵۸)

ترجمہ:

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اس پر چاہیئے کہ
خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔''

لیکن ہم ڈالرز اور پاؤنڈز پر نظر جمائے بیٹھے ہیں۔

❁ ....قرآن نور ہے چنانچہ فرمایا گیا:

"فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا" (سورۃ التغابن، آیت نمبر۸)

ترجمہ:

''تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا''

لیکن ہم نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔

⚙ ....اس کو مومنین کے لئے خوشخبری بنایا گیا اور ہر چیز کی تفصیل اس میں بیان کر دی گئی:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ○ (سورہ نحل، آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ:

''اور ہم نے یہ قرآن تم پہ اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان
ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو''

لیکن ہم مایوسیوں کو گلے لگا رہے ہیں۔

⚙ ....قرآن شکوک کو رفع کرنے والا ہے:

''ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲)

ترجمہ:

''وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں''

لیکن وائے افسوس کہ ہم اسی لاریب کو اپنے شکوک وشبہات کی بنیاد بنا رہے ہیں۔

⚙ ....قرآن حکیم کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ دنیا کے آپس کے اختلافات ختم ہو جائیں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّنَ
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

۱۵

بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه ط

(سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۲۱۳)

ترجمہ:

''لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری
دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ
وہ لوگوں کے درمیان ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے''

لیکن ہم اسی کو اختلافات کا بہانہ بناتے ہیں۔

⚙ ....قرآن کو ایک ایسی رسی سے تشبیہ دی گئی کہ جس کو پکڑے رکھنے والے کبھی الگ الگ نہ ہوں گے:

''واعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْ'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ:

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ نہ کرو''

لیکن ہم گروہ در گروہ بٹتے چلے جا رہے ہیں اور نہ صرف ہم خود بٹتے چلے جا رہے ہیں بلکہ قرآن کو بھی تقسیم کر رہے ہیں، اپنی مصلحت اور غرض کے مطابق قرآن کا جو حصہ ہوتا ہے اس کو اپنا لیتے ہیں اور جو ہماری مصلحتوں اور اغراض کے مخالف نظر آتا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ سوچنے اور فکر کرنے کا مقام ہے کہ کیا ہمارا یہ طرز عمل ٹھیک ہے؟۔ اس تقسیم کے جو مضمرات ہیں اگر ان کی تلافی ابھی نہ کی گئی اور ہم بدستور غافل رہے تو اندیشہ ہے کہ یہ نقصانات

ناقابل تلافی ہو جائیں گے اور اتحاد بین المسلمین کا عالمگیر اور قرآنی تصور پارہ پارہ ہو جائے گا۔

اسی اندیشے کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام المحققین، محبوب العاشقین مسعود ملت پیر طریقت حضرت ڈاکٹر مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ایک ایسی کتاب کی ترتیب کی تجویز عطا فرمائی جس میں ان بنیادی مسائل و اختلافات کو سوال کی صورت پیش کیا جائے پھر ان کا جواب قرآن ہی سے دیا جائے تاکہ شکوک وشبہات مٹ جائیں اور ہر ذہن صحیح طرز فکر کو اپنائے، وہ طرز فکر جو صاحب قرآن نے خود عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ محترم رقیہ مظہری زید مجدہا نے حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی کی تجویز کی روشنی میں کتاب کا مسودہ تیار کیا پھر راقمہ نے اس کی تدوین وتبیض کی اور محترم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صاحب نے کچھ اضافے کیئے، اس طرح حضرت مسعود ملت مدفیوضہ، کی تجویز نے اس کتاب کی صورت اختیار کی جو ان شاء اللہ تعالیٰ پریشان خیال جوانوں کو وحدت فکر کی دولت سے مالا مال کرے گی اور قرآن حکیم کے معانی اور اسرار و معارف سے دل و دماغ روشن ہوں گے اور شکوک وشبہات رفع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن حکیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

عظمہ مسعودی
کراچی، سندھ
۳ رشعبان المعظم ۱۴۲۱ھ
۳۱/۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء

پہلا باب

اللہ تعالیٰ جل شانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ۱: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے دعا مانگنی جائز ہے؟

جواب: جی نہیں، دعا تو اللہ ہی سے مانگنا چاہیے، وہی کارساز و مشکل کشا ہے۔ ہاں جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے اس سے مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر سچے ہو۔ بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے جس (مصیبت) پر اسے پکارتے ہو اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے۔'' (سورۃ الانعام، آیت ۴۰-۴۱)

(۲)

''اور اس کو پکارو خالص اس کے بندے ہو کر''

(سورۃ الاعراف، آیت ۲۹)

(۳)

''اور اللہ کے سوا اس کو نہ پکار جو نہ تیرا بھلا کر سکے اور نہ برا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا۔ (سورۃ یونس، آیت ۱۰۶)

(۴)

''اسی کا پکارنا سچا ہے اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے'' (سورۃ الرعد، آیت ۱۴)

(۵)

''اور اللہ کو پکارو خالص اس کے بندے ہو کر چاہے برا مانیں کافر'' (سورۃ المومن، آیت ۱۴)

(۶)

''اور وہ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے''
(سورۃ الفرقان، آیت ۶۸)

سوال ۲: جو اللہ تعالیٰ کو سچے دل سے پکارے کیا اللہ تعالیٰ اس

کی دعا کو سنتا ہے؟

جواب: جی ہاں وہ ضرور سنتا ہے، بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے۔ دنیا میں ظاہر کرتا ہے، اگر یہاں ظاہر نہ ہو تو مستقبل میں یا آخرت میں ضرور عطا فرمائے گا۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے، بہت ہی کم دھیان کرتے ہیں'' (سورۃ النمل، آیت-۶۲)

(۲)

''دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے''

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۶)

(۳)

''پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو آزمائش ہے مگر ان میں بہتوں کو علم

نہیں'' (سورۃ الزمر، آیت-۴۹)

سوال۳: کیا اللہ تعالیٰ ہی تمام جانداروں کو رزق عطا فرماتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ہر جاندار کو وہ رزق عطا فرماتا ہے، زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رزق اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۲۱۲)

(۲)

''اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے'' (سورۃ المائدہ، آیت-۸۸)

(۳)

''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا'' (سورہ ھود، آیت ۶)

سوال۴: کیا بالذات علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی حاصل ہے؟

جواب: جی نہیں، یہ عقیدہ پختہ رکھنا چاہیے۔ ہاں، وہ جس کو عطا فرماتا ہے اس کو عطائے ربانی سے علم غیب حاصل ہوتا ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت سے انکار پورے قرآن سے انکار ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک جاننے والا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کا بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے'' (سورۃ فاطر، آیت/۳۸)

(۲)

''غیب جاننے والا، اس سے غائب نہیں ذرّہ بھر کوئی چیز آسمانوں اور زمین کی'' (سورۃ سبا، آیت-۳)

(۳)

''بے شک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے'' (سورۃ الحجرات، آیت-۱۸)

(۴)

''یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں''

(سورۃ آل عمران، آیت-۴۴)

(۵)

''اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے''

(سورۃ آل عمران، آیت-۱۷۹)

(۶)

''اور یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں'' (سورۃ ھود، آیت-۴۹)

(۷)

''یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں''

(سورۃ یوسف، آیت-۱۰۲)

(۸)

''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں'' (سورۃ تکویر، آیت-۲۴)

سوال ۵: کیا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نور بنا کر بھیجا؟

جواب: جی ہاں، آپ بظاہر صورت بشری میں ہیں، حقیقت میں نور ہیں، جدید سائنس تو پتھروں میں نور کی قائل ہو چکی ہے ایسے دور میں یہ بات سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ قرآن حکیم میں حضور ﷺ کے لئے، قرآن کریم کے لئے اور اسلام کے لئے نور کا لفظ آیا ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے، اسلام اللہ کا پیغام ہے۔ حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، اللہ آسمان و زمین کا نور ہے تو پھر یہ سب کیوں نہ نور رہوں؟

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب'' (سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

(۲)

''چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، چاہے کافر برا مانے'' (سورۃ التوبۃ، آیت-۳۲)

(۳)

''چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونھوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے چاہے برا مانے کافر'' (سورۃ الصف، آیت ۸)

(۴)

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہی دیتا اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا سورج'' (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۵-۴۶)

(۵)

''اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگر چہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے'' (سورۃ النور، آیت-۳۵)

سوال ۶: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف متوجہ ہو، غیر اللہ کو چھوڑ و یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں غیر اللہ، اس کو کہا ہے جو اللہ اور مسلمانوں کا دشمن ہے جو اللہ اور مسلمانوں کے دوست ہیں ان کو اولیاء اللہ کہا ہے ---جس طرح معاشرے میں ہمارے بھی اپنے اور غیر ہوتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے بھی اپنے اور غیر ہیں۔ سب کو غیر بتانا معقول بات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو مومنین کے غیروں کا ذکر فرمایا اور اپنے غیروں کا بھی اور غیروں سے دوستی کو منع فرمایا۔ اگر ہم سب کو غیر اللہ کہنے لگیں اور سب کی طرف سے توجہ ہٹانے لگیں تو سورہ فاتحہ اور دوسری بہت سی آیات میں اللہ نے اپنے پسندیدہ بندوں کا ذکر کیا اور ان کی اطاعت و پیروی کا حکم دیا تو ان آیات کا کیا مطلب ہوگا؟ ---اس کا کوئی جواب نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں مگر اللہ کے غیروں اور اللہ کے اپنوں میں ضرور فرق کریں اور اپنوں سے منہ نہ پھیریں اور نہ ان کا انکار کریں کہ یہ اللہ کے کلام کا انکار ہے جو کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''

(سورۃ یونس، ۶۲)

(۲)

''ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے'' (سورۃ النساء، ۷۶)

(۳)

''بے شک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے'' (سورۃ الاعراف، ۲۷)

(۴)

''انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں'' (سورۃ الاعراف، ۳۰)

(۵)

''اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے'' (سورۃ ھود، ۱۱۳)

(۶)

''تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ -
''اللہ'' تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنائے ہیں جو اپنا
بھلا برا نہیں کر سکتے ہیں، تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور
بینا ؟ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اجالا ؟ --- کیا اللہ
کیلئے ایسے شریک ٹھہراتے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو
انہیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا، تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا
بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے'' (سورۃ الرعد، آیت-۱۶)

(۷)

''ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لئے ہیں مکڑی
کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا اور بے شک سب گھروں
میں کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے کیا اچھا ہوتا اگر جانتے''

(سورۃ العنکبوت، آیت-۴۱)

(۸)

''کیا اللہ کے سوا اور والی ٹھہرائے ہیں تو اللہ ہی والی ہے اور وہ
مردے جلائے گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے'' (سورۃ الشوریٰ، ۹)

(۹)

''اور ان کے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل ان کی مدد

کرتے اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کہیں راستہ نہیں''

(سورۃ الشوریٰ، آیت-۴۶)

سوال ۷: کیا اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کو غیر اللہ کہہ کر ان کی عظمت اور فضیلت سے انکار کرنا جائز ہے؟

جواب: اللہ کے ولی (معاذ اللہ) اللہ تو نہیں ہیں مگر غیر بھی نہیں کیوں کہ اپنے اپنے ہوتے ہیں اور غیر غیر -- غیر اپنے نہیں ہو سکتے اور اپنے غیر نہیں ہو سکتے۔ غیروں کے لئے اللہ نے ''من دون اللہ'' فرمایا ہے یعنی اللہ کے غیر اور اپنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ''اولیاء اللہ'' فرمایا ہے یعنی اللہ کے دوست۔ اس لئے جب اللہ نے غیر نہیں کہا تو ہم کو بھی غیر نہ کہنا چاہیے۔ نہ ان کی عظمت و بزرگی سے انکار کرنا چاہیے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ

سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکالیں یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے'' (سورۃ النساء، آیت ۱۵۰، ۱۵۱)

(۲)

''تو اس کی بات سن کر مسکرا کر ہنسا اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں'' (سورۃ النمل، آیت ۱۹)

سوال ۸: کیا کسی بھی انسان سے اللہ جیسی محبت کرنا جائز ہے۔
جواب: بندوں پر اللہ کا سب سے زیادہ حق ہے اس لئے کسی بھی بندے سے ایسی محبت نہ کرنی چاہئے کہ اللہ کی ذات اوجھل ہونے لگے یہ بات حضور ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔ آپ ہی نے ہم کو اللہ سے محبت کرنا سکھایا، اور ایسی محبت

جیسی محبت کا وہ حقدار ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں'' (سورۃ البقرہ، ۱۶۵)

ایک بات ذہن نشین رہے کہ جب اللہ ''من دون اللہ'' فرماتا ہے تو اس سے مراد کوئی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ کفار و مشرکین کے بت یا یہود و نصاریٰ کے مذہبی پیشوا ہوتے ہیں۔ کیونکہ کوئی مسلمان یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو چاہے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو مسلمان ہی نہیں رہا۔

سوال ۹: کیا غیر اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا بخشتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، شہد کی مکھی اللہ کے حکم سے اپنے چھتے میں شہد دیتی ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہی شفا ہے۔ جڑی بوٹیوں میں کیسی شفا ہے، کائنات کی ہر چیز تاثیر سے خالی نہیں۔ جب دنیا کی ہر چیز میں تاثیر ہے تو اللہ کے پسندیدہ بندے تاثیر سے کیسے خالی ہو سکتے ہیں۔ ان کی دعاؤں میں اثر ہے اور کیوں نہ ہو کہ دعاؤں کا تعلق مسبب الاسباب سے ہے جب کہ ہم اسباب کی تاثیر کے بھی قائل ہیں، ہمیں اللہ کے نیک بندوں کی شفا بخش دعاؤں کا بھی قائل ہونا چاہیے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی راہیں چل کر تیرے لئے نرم اور آسان ہیں۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو'' (سورۃ النحل، آیت ۶۹)

سوال ۱۰: کیا غیر اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے بندوں کی مدد کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں صبر، نماز، فرشتوں سے مدد لینے اور مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ذکر ہے۔ یہ سب غیر اللہ ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے'' (سورۃ البقرہ، آیت ۱۵۳)

(۲)

''پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا'' (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۶)

(۳)

''اور عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے'' (سورۃ الصف، آیت ۱۴)

(۴)

''اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو'' (سورۃ المآئدہ، آیت ۲)

(۵)

اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا'' (سورۃ محمد، آیت ۷)

(۶)

''اے نبی اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے'' (سورۃ الانفال، آیت ۶۴)

(۷)

''تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں'' (سورۃ التحریم، آیت ۴)

سوال ۱۱: کیا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کرنے سے حلال جانور بھی حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں نام پر ذبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح

کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ نہ یہ کہ نیت کرتے وقت مثلاً کسی بچے کا عقیقہ اس کی نیت سے قربانی کی جائے۔ اسی طرح بقرعید پر قربانی کے لئے جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اس کی نیت ضروری ہے بغیر نیت قربانی ہی نہیں ہوتی۔ بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر جہاں ذبح کرے گا حلال ہوگا۔ اسی طرح صدقہ وخیرات جس کی طرف سے ہو خریدتے وقت اس کی نیت کی جائے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''تم پہ حرام کیا گیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرنے میں غیر خدا کا نام لیا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے'' (سورۃ المآئدہ، آیت ۳)

ﷻ ﷻ ﷻ

سوال۱۲: کیا اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا بار بار حکم فرمایا ہے؟

جواب: ہاں، مگر اس کی تفصیل احادیث میں ہے۔ احادیث کی پیروی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ احادیث کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اہل حکمت اور مجتہدین کا کام ہے ہم تو اپنے نصاب کی کتاب ہی نہیں پڑھ سکتے جب تک استاد نہ پڑھائے۔ حدیث کا سمجھنا تو بہت دور کی بات ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو'' (سورۃ البقرہ، آیت ۴۳)

(۲)

''نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے'' (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۸)

۳۷

ﷻ ﷻ ﷻ

سوال۱۳: کیا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے؟ اور صدقات کا حکم دیا ہے۔

جواب: جی ہاں، مگر اس کی تفصیل بھی احادیث شریفہ میں ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں''

(سورۃ البقرۃ، آیت ۳)

(۲)

''اور وہ کہ زکوۃ دینے کا حکم کرتے ہیں'' (سورۃ المؤمنون، آیت ۴)

ﷻ ﷻ ﷻ

سوال۱۴: کیا روزے رکھنا ہر مسلمان بالغ پر فرض ہے؟

جواب: جی ہاں، اس کی تفصیلات اور جزئیات بھی احادیث میں ہیں:

ارشادات ربانی

(۱)

''روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۸۳)

(۲)

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں پورے کرے اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو''

(سورۃ البقرہ، آیت-۱۸۵)

سوال ۱۵: کیا بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے؟

جواب: جی ہاں مگر جس کو استطاعت ہو اس پر حج فرض ہے۔ دوسروں پر نہیں۔ اس کی تفصیلات بھی احادیث شریف میں

ہیں:

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کیلئے مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا سارے جہاں کا'' (سورۃ آل عمران، آیت-۹۶)

(۲)

''اور اس آزاد گھر کا طواف کریں'' (سورۃ الحج، آیت-۲۹)

(۳)

''پھر انکا پہنچنا ہے آزاد گھر تک'' (سورۃ الحج، آیت-۳۳)

سوال ۱۶: کیا اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کے نیک بندوں کے اعمال کی پیروی کی جائے؟

جواب: جی ہاں، یہ حقیقت تو سورۃ فاتحہ میں بتادی جو ام القرآن ہے۔ دوسری آیات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک صفا و مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہے تو جو اس کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے'' (سورۃ البقرہ، آیت ۱۵۸)

(۲)

''پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ'' (سورۃ البقرہ، آیت ۲۰۰)

دوسرا باب

حضور اکرم ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نور سے پیدا ہوئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپ بشر ہیں۔ کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آ گیا اور روشن کتاب۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نور ہیں مگر دوسری آیت میں کافروں، مشرکوں، یہود و نصاریٰ سے حضور ﷺ کی زبانی کہلوایا کہ میں تم جیسا بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے۔ یہ بات مسلمانوں سے نہیں فرمائی کیوں کہ کسی صحابی نے آپ کو بشر نہیں کہا کافر و مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے انبیاء علیہم السلام اور حضور ﷺ کو بشر ضرور کہا جس کا قرآن حکیم میں کئی بار ذکر ہے

تو سچی بات یہ ہوئی کہ آپ ظاہر صورت بشری میں اللہ کا نور ہیں۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ کا شک دور کرنے کے لئے یہ بھی فرمائی کہ ہماری عادت ہے کہ ہم نوری پیکر کو لباس بشری میں بھیجتے ہیں جیسے حضرت مریم علیہ السلام کے پاس خوبصورت انسانوں کی صورت میں فرشتے آئے۔

تیسری بات یہ کہ انسان کی سعادت ہی اس میں ہے جو اللہ کہہ دے اس پر یقین کر لے شک نہ کرے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ کیوں کہ ہماری سمجھ کی اوقات ہی کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا، سب نے یقین کر لیا اور کسی نے نہ کہا کہ مٹی سے پیدا ہوتے تو چلتے پھرتے ٹوٹ پھوٹ جاتے وغیرہ وغیرہ۔ تو جب مٹی پر یقین کر لیا تو نور پر بھی اسی طرح یقین کر لینا چاہیے۔ اس میں ہماری سعادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نور سے پیدا ہوئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپ بشر ہیں۔کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آ گیا اور روشن کتاب۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نور ہیں مگر دوسری آیت میں کافروں،مشرکوں، یہود و نصاریٰ سے حضورﷺ کی زبانی کہلوایا کہ میں تم جیسا بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے۔ یہ بات مسلمانوں سے نہیں فرمائی کیوں کہ کسی صحابی نے آپ کو بشر نہیں کہا کافرو مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے انبیاء علیہم السلام اور حضورﷺ کو بشر ضرور کہا جس کا قرآن حکیم میں کئی بار ذکر ہے

تو سچی بات یہ ہوئی کہ آپ ظاہر صورت بشری میں اللہ کا نور ہیں۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین ، یہود و نصاریٰ کا شک دور کرنے کے لئے یہ بھی فرمائی کہ ہماری عادت ہے کہ ہم نوری پیکر کولباس بشری میں بھیجتے ہیں جیسے حضرت مریم علیہ السلام کے پاس خوبصورت انسانوں کی صورت میں فرشتے آئے۔

تیسری بات یہ کہ انسان کی سعادت ہی اس میں ہے جو اللہ کہہ دے اس پر یقین کر لے شک نہ کرے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ کیوں کہ ہماری سمجھ کی اوقات ہی کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا، سب نے یقین کرلیا اور کسی نے نہ کہا کہ مٹی سے پیدا ہوتے تو چلتے پھرتے ٹوٹ پھوٹ جاتے وغیرہ وغیرہ۔تو جب مٹی پر یقین کرلیا تو نور پر بھی اسی طرح یقین کر لینا چاہیے۔ اس میں ہماری سعادت

ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو اس میں عیب نہیں نکالتا اس کی خوبیوں سے انکار نہیں کرتا، یہ محبت کی فطرت ہے تو اگر حضور ﷺ میں (معاذ اللہ) عیب نکالیں گے اور ان کی خوبیوں سے انکار کریں گے تو محبت والے تو نہ ہوئے، محبت والا ہی مسلمان ہوتا ہے یہ قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا۔ بلکہ جو آپ سے محبت کرے اور آپ کی اطاعت کرے اللہ بھی اس کو محبوب بنالیتا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب'' (سورۃ المائدہ، آیت-۱۵)

(۲)

''تو فرماؤ، بظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں، مجھے وحی آتی ہے'' (سورۃ الکہف، آیت-۱۱۰)

(۳)

''تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ'' (سورۃ ابراہیم، آیت-۱۰)

(۴)

''اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر'' (سورۃ الانبیاء، آیت-۳)

(۵)

''اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں'' (سورۃ ہود، آیت-۲۷)

(۶)

''اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی'' (سورۃ المؤمنون، ۲۴)

(۷)

''اور بولے اس قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں چین دیا کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی'' (سورۃ المؤمنون، آیت-۳۳)

سوال۲: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: حاضر کے معنی موجود، ناظر کے معنی دیکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور ﷺ کو شاہد اور گواہ، فرمایا ہے اور گواہ جس چیز کی گواہی دیتا ہے اس چیز کے سامنے موجود بھی ہوتا ہے اور اس کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے اگر وہ موجود نہ ہو اور دیکھ بھی نہ رہا ہو تو پھر اس کو گواہ نہیں کہہ سکتے، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نہ صرف اپنی امت کا گواہ فرمایا ہے بلکہ سب امتوں کا، تو ضروری ہوا کہ آپ امتوں کے سامنے موجود بھی ہوں اور ان کے احوال دیکھ بھی رہے ہوں۔ اب یہ دیکھنے والے کی شان پر منحصر ہے کہ وہ سارے عالم کو اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے دیکھ لے یا اس چیز کے قریب ہو کر دیکھے۔ ایسی حدیثیں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے جنتیوں اور دوزخیوں کا مشاہدہ فرمایا اور ایسی بھی

حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قریب ہو کر مشاھدہ فرمایا۔ بہرحال جب ہمیں قرآن میں اس حقیقت کا پتا چل جاتا ہے تو پھر احادیث کے حوالوں کی ضرورت نہیں:

ارشادات ربانی

(۱)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر، ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۴۵)

(۲)

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری اور ڈرسناتا''

(سورۃ الفتح، آیت-۸)

(۳)

''بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر، ناظر ہیں'' (سورۃ المزمل، آیت-۸)

سوال۳: کیا حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والے پر اللہ اور

اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، جب حضور ﷺ کی بڑی شان ہے تو ان پر درود بھیجنے والوں کی بھی اللہ تعالیٰ نے شان بڑھائی۔

ارشادِ ربانی

(۱)

''وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے'' (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳)

سوال ۴: کیا اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور کیا رسول ﷺ پر درود وسلام بھیجنے سے روکنا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا ہے۔

جواب: جی ہاں، اللہ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمیں بھی درود سلام بھیجنے کا حکم ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی

حضور ﷺ کو بھی مسرت ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا مجھے مبارک باد دو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مبارک باد دی۔

درود وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے خواہ بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہوکر، ممانعت نہیں۔ فرشتے ہر حالت میں درود بھیجتے رہتے ہیں، بہت سے کھڑے، بہت سے بیٹھے ہیں۔ جس طرح جس کا دل چاہے، پڑھے ہاں درود پڑھنے سے روکنا یقیناً اللہ اور اس کے رسول کی ایذاء اور تکلیف کا باعث ہوگا۔

ارشادِ ربانی

(۱)

''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والوں ان پر درود اور خوب سلام بھیجو بیشک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے'' (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶-۵۵)

سوال ۵: کیا حضور ﷺ ولادت و بعثت سے قبل بھی کائنات کا مشاہدہ فرمارہے تھے اور دیکھ رہے تھے؟---

جواب: قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ رہے تھے۔ جب زمین و آسمان پیدا ہوئے تھے آپ دیکھ رہے تھے۔ آپ دیکھ رہے تھے کہ زمین و آسمان میں ہر شے اللہ کو یاد کر رہی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود سے مباحثہ فرمارہے تھے، آپ دیکھ رہے تھے، جب موت کے ڈر سے بستی کے لوگ باہر نکل رہے تھے، آپ دیکھ رہے تھے، جب اصحاب فیل بیت اللہ پر حملے کے ارادے سے تباہ و برباد ہوئے، آپ دیکھ رہے تھے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے، اگر چاہے تو تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے''
(سورۃ ابراہیم، آیت-۱۹)

(۲)

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کیلئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں'' (سورۃ الحج، آیت-۱۸)

(۳)

''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں'' (سورۃ البقرہ، آیت-۲۴۳)

(۴)

''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی جبکہ ابراہیم نے کہا، کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے، بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں، ابراہیم نے فرمایا، تو اللہ سورج کو لاتا ہے مشرق سے تو اس کو مغرب سے لے آ تو ہوش اڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو'' (سورۃ البقرہ، ۲۵۸)

(۵)

''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا'' (سورۃ الفیل، آیت-۱)

سوال ۶: یہ کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور بعثت سے پہلے ہی یہود و نصاریٰ آپ کے وسیلے سے فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، کیا یہ سچ ہے......؟

جواب: چوں کہ حضور ﷺ کا ذکر ہر آسمانی کتاب میں موجود ہے اور ہر نبی نے اپنی امت میں آپ کا ذکر کیا اس لئے جب کسی کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے تو وہ جانا پہچانا ہو جاتا ہے اور اس کی عظمت کا سکہ دل پر بیٹھ جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی عظمت کا سکہ تو تشریف آوری سے قبل ہی ہر دل پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ لوگ آپ کے وسیلے سے فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور وہ اس

سے پہلے اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے''

(سورۃ البقرہ، آیت-۸۹)

(۲)

''جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتا ہے'' (سورہ البقرہ، آیت-۱۴۶)

(۳)

''اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے'' (سورۃ النمل، آیت-۸۳)

(۴)

''جن کو ہم نے کتاب دی اس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں'' (سورۃ انعام، آیت-۲۰)

سوال ۷: اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

جواب: جی ہاں، جائز ہی نہیں بلکہ بہت ہی اچھا ہے اگر اچھا نہ

ہوتا تو اللہ تعالیٰ کیوں ذکر فرماتا۔ ذکر کا انداز بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شان کو ظاھر کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کی بے رخی کا ذکر فرما رہا ہے، کہ یہ کیسی جفا ہے کہ آنے سے قبل ان کے وسیلے سے دعائیں کی جارہی ہیں اور آنے کے بعد انکار کیا جارہا ہے اور رخ پھیرا جارہا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا تو اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر'' (سورۃ البقرہ، آیت ۸۹)

سوال ۸: یہ کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف آوری سے قبل ہی ہر نبی نے اپنی اپنی امتوں میں آپ کا ذکر کیا۔ کیا یہ بات قرآن سے ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں، قرآن کریم میں آخری محفل کا ذکر کیا ہے جو آپ کی یاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سجائی تھی اور آپ کی آمد آمد کا اعلان کیا تھا۔ اس سے قبل بھی محفلیں سجتی رہیں کیوں کہ ہر نبی کی کتاب صحیفے اور ملفوظات میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔ یہ اس لئے ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میثاق النبیین میں سب نبیوں سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کا عہد لیا تھا۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے

۵۶

ساتھ گواہوں میں ہوں (سورۃ آل عمران، آیت-۸۱)

(۲)

''اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے'' (سورۃ الصف، آیت-۶)

سوال ۹: کیا حضور ﷺ کا پچھلی کتابوں میں ذکر ہے؟

جواب: جی ہاں، ہر آسمانی کتاب میں حضور ﷺ کا ذکر ہے اور ان کتابوں میں بھی ہے جو آسمانی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے کہ آپ کا اگلی کتابوں میں ذکر ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور بے شک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے''
(سورۃ الشعراء، آیت-۱۹۶)

۵۷

سوال ۱۰: کیا حضور ﷺ پر ایمان لانا کافی ہے یا آپ ﷺ کی اطاعت و تعظیم بھی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، ایمان لانا کافی نہیں، یہ تو دل کی کیفیت ہے جب تک اس کا اظہار نہ ہو لوگوں کو ایمان کا اندازہ نہیں ہو سکتا اس لئے ایمان کے بعد تین شرطیں اور لگائیں جو محبت ہی کے برگ و بار ہیں یعنی ایک شرط یہ کہ آپ کی تعظیم و تکریم کی جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ جان و مال اور اولاد و اقربا سے آپ کی مدد کی جائے، تیسری شرط یہ ہے کہ آپ کی دل و جان سے پیروی کی جائے۔ جو مسلمان بھی ان شرائط کو بجالاتا ہے اس کا ایمان واسلام ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''جو ایمان لائیں اس پر اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی اعانت کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی لوگ

بامراد ہوئے''(سورۃ الاعراف، آیت ۱۵۷)

ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ

سوال ۱۱: کیا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو یہ عینیت اور اپنائیت عطا فرمائی ۔ یہ خوبی آپ کے امتیازات میں سے ہے ۔

ارشاد ربانی

(۱)

''جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا تھا۔''

(سورۃ النساء، آیت-۸۰)

ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ

سوال ۱۲: کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت باقی تمام

چیزوں اور لوگوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہیے؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے:

ارشاد ربانی

(۱)

''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان، اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا''(سورۃ التوبۃ، آیت-۲۴)

ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ

سوال ۱۳: کیا حضور ﷺ کی اطاعت و محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟

جواب: جی ہاں، محبت و اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند ہی نہیں کرتا بلکہ اس کے صلے میں دوست بنالیتا ہے، اللہ کی

معیت وقربت سے بڑھ کر اور کیا انعام ہوگا؟

ارشاد ربانی

(۱)

''تو کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''(سورۃ آل عمران، آیت-۳۱)

سوال۱۴: کیا حضور ﷺ کو غیب کا علم ہے؟

جواب: قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا مثلاً جب غزوۂ بدر میں دشمن کی کثرت دیکھ کر صحابہ کرام کو ملال ہوا تو حضور ﷺ نے ان کا حوصلہ بڑھانے کیلئے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں کہ رب کریم تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین نہیں ہم تو پانچ ہزار نشان والے فرشتوں سے مدد فرمائیں گے۔ نبی کریم ﷺ کو ناز

برداری کا یہ بھی ایک انداز ہے۔ پھر وہ فرشتے نازل کئے گئے۔

ارشاد ربانی

''جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اتار کر، ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا''

(سورۃ آل عمران، آیت-۱۲۴-۱۲۵)

سوال۱۵: کیا حضور ﷺ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اپنے برگزیدہ بندوں میں جس کو چاہتے ہیں غیب کی باتیں بتا دیتے ہیں۔ فرشتوں کو بھی غیب کی باتیں بتائیں جب ہی انہوں نے انسان کے پیدا ہونے سے پہلے کہا کہ یہ فساد پھیلائے گا اور

خون بہائے گا ۔ تو جب برگزیدہ بندوں اور فرشتوں کو غیب کی باتیں بتادی گئیں تو حضور ﷺ کو کیوں نہ بتائی جاتیں اس لئے فرمایا کہ آپ غیب کی باتیں بتانے میں تنگ دل نہیں ۔ قرآن کریم اور احادیث میں ایسی بہت سی غیب کی باتیں ہیں جو حضور ﷺ نے بتائیں ۔

اب یہ کہنا کہ چوں کہ یہ باتیں اللہ نے بتائی ہیں یہ کوئی علم غیب نہ ہوا ۔ معقول بات نہیں ۔ ہم کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں ، جو جس علم وفن کا ماہر ہوتا ہے وہ اس نام سے پکارا جاتا ہے یہ کوئی نہیں کہتا کہ چوں کہ ہمارے استاد نے یہ علم اپنے استاد سے پڑھا ہے اس لئے یہ اس فن کا عالم نہیں ۔ علم غیب ایک ایسا علم ہے جس میں سارے علوم وفنون سمائے ہوئے ہیں ۔ اس لئے اس سے انکار علم ودانش سے انکار ہے ۔ علم کے ایک بڑے سرچشمہ کا انکار ہے ۔ پڑھانے والا جس علم وفن کو پڑھاتا ہے پڑھنے والا اسی علم وفن کا عالم کہلاتا ہے اللہ تعالیٰ

نے آپ کو علم غیب سکھایا تو آپ علم غیب جاننے والے ہوئے ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگوں تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے''

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۹)

(۲)

''اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو'' (سورۃ النحل ، آیت ۔ ۸۹)

(۳)

''اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنا لے بے اللہ کے اتارے ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے ، اس میں کچھ شک نہیں ہے پروردگار عالم کی طرف سے ہے'' (سورۃ یونس ، آیت ۔ ۳۷)

(۴)

''غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے

اپنے پسندیدہ رسولوں کے اوران کے آگے پیچھے پہرہ مقرر کر دیتا ہے'' (سورۃ الجن، آیت-۲۶)

(۵)

''اور یہ غیب بتانے میں بخیل نہیں'' (سورۃ التکویر، آیت-۲۴)

سوال ۱۶: کیا رسول اللہ ﷺ تمام اُمت کے حالات سے باخبر ہیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی امت اور دوسری امتوں کے احوال سے باخبر فرمایا اور آپ کو شاہد بنایا یعنی گواہ اور گواہ وہی ہوتا ہے جس چیز کی وہ گواہی دے اس کو دیکھ بھی رہا ہو اور اس کے پاس موجود بھی ہو، یعنی حاضر بھی ہو اور ناظر بھی ہو۔

ارشـــاد ربـــانی

(۱)

''اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شاہد (حاضر و ناظر) اور

خوشخبری دیتا اور ڈر سنانے والا'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۴۵)

سوال ۱۷: اپنی حاجتیں پوری کرنے کے لئے حضور ﷺ کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرنا کیسا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وسیلے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جواب: دعا کا سلیقہ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بتایا کہ جس سے گناہ ہو جائے وہ آپ کی طرف متوجہ ہو، اللہ سے توبہ کرے اور حضور ﷺ بھی اس کو معاف کر دیں تو اللہ بھی معاف کر دے گا۔ اس کے علاوہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوگئی تو وہ برسوں اشک بار رہے پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور، حضور ﷺ کے وسیلے سے توبہ کی اور توبہ کے کلمات بھی اللہ ہی نے آپ کو سکھائے۔ تو حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور صحابہ کرام کی بھی سنت ہے۔

اصل میں وسیلے سے انکار کرنا نفسیاتی روگ ہے۔ اللہ کے سامنے جھکنا تو آسان ہے۔ جس کے سامنے وہ جھکائے اس کے سامنے جھکنا بہت مشکل ہے، خود پسندی اس کی اجازت نہیں دیتی اس لئے فوراً وسیلہ سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ ابلیس نے بھی اللہ کے حکم کے باوجود غیر اللہ کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا تھا، وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔ تو اصل میں غیر اللہ کے آگے جھکنا شرک نہیں بلکہ جس کے آگے اللہ جھکائے اس کے سامنے نہ جھکنا کفر و شرک ہے۔ غور فرمائیں ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے سے کافر ہوا۔

وسیلے سے دعا مانگنی جائز ہے۔ قرآن حکیم تو یہ کہتا ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہود و نصاریٰ آپ کے وسیلے سے دشمن پر فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے کیوں کہ وہ توریت و انجیل میں آپ کا ذکر لکھا ہوا پاتے تھے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے نبی) تمہارے پاس حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے'' (سورۃ النسا، آیت-۶۴)

(۲)

''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا'' (سورۃ البقرہ، ۳۴)

(۳)

''پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان''

(سورۃ البقرہ، آیت-۳۷)

(۴)

''اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا'' (سورۃ الاعراف، آیت ۱۱)

سوال ۱۸: کیا رسول ﷺ مسلمانوں کی جان سے زیادہ ان کے مالک ہیں؟

جواب: جی ہاں، اس لئے قرآن حکیم میں آپ کو مسلمانوں کی جانوں سے نزدیک اور مالک کہا ہے اور ایک آیت میں آپ کی مجلس سے صحابہ کرام کو بلا اجازت اٹھنے کی بھی اجازت نہیں دی، جس کو آپ چاہیں اجازت دیں جس کو چاہیں اجازت نہ دیں کیوں کہ آپ مالک ہیں۔

ارشاد ربانی

(۱)

''یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں''

(سورۃ الاحزاب آیت-٦)

(۲)

''اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے

اجازت نہ لے لیں، وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو''

(سورۃ نور، آیت-٦٢)

سوال ۱۹: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اللہ نے پیغام دیا، آپ نے پہنچا دیا، کام ختم ہو گیا۔

جواب: قرآن کریم کی روشنی میں یہ بات صحیح نہیں۔ حضور ﷺ کی حیثیت ایلچی یا سفیر کی نہیں کہ بادشاہ کا پیغام پہنچایا اور کام ختم ہو گیا بلکہ بادشاہ کے نائب کی سی ہے جب وہ آتا ہے کام شروع ہوتا ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم کی متعدد آیات میں ہے۔ اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دینی چاہیے کہ کام ختم ہو گیا بلکہ یہ بات بٹھا لینی چاہیے کہ آپ اللہ کے محبوب ہیں، آپ کی اطاعت و محبت ہی میں اسلام ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا'' (سورۃ التوبہ،۲۴)

(۲)

''اور اے محبوب تم فرماؤ کہ لوگوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۳۱)

سوال۲۰: کیا رسول اللہ ﷺ عام مسلمانوں جیسے ہیں؟

جواب: جی نہیں ، عام مسلمانوں جیسا ہونا درکنار وہ دوسرے رسولوں جیسے بھی نہیں ، وہ مخلوق میں سب سے ممتاز اور سب

سے برتر ہیں، ان کو اپنے جیسا سمجھنا بے عقلی ہے، درخت و پتے ایک جیسے نہیں انسانوں کی صورتیں اور آوازیں ایک جیسی نہیں، معاشرے میں باپ سب سے برگزیدہ فرد ہوتا ہے، اللہ نے آپ کو باپ کہنے کی بھی ممانعت فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ ان کی شان ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''

(سورۃ الاحزاب، آیت-۴۰)

سوال۲۱: کیا رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی امتیں بھی آپ ﷺ کی عظمت سے واقف تھیں؟

جواب: جی ہاں، کیوں کہ ہر الہامی کتاب میں آپ کا ذکر تھا،

اور ہر امت میں آپ کا چرچا ہوتا رہتا تھا۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار رسولوں نے آپ کی یاد میں محفلیں سجائیں اور سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محفل سجائی اور اعلان فرمایا:

ارشاد ربانی

(۱)

اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا، ''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام ''احمد'' ہے۔ (سورۃ صف، آیت-۶)

سوال۲۲: کیا حضور ﷺ کو عام لوگوں کی طرح نام لے کر پکارنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں، اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ گھر

سے باہر نکلنے کا انتظار کیا جائے، آواز نہ دی جائے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے'' (سورۃ النور، آیت-۶۳)

(۲)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو''

(سورۃ حجرات، آیت-۲)

(۳)

''بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ حجرات، آیت-۵)

۷۴

سوال ۲۳: کیا رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا نماز ادا کرنے سے زیادہ ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں ایک صحابی نماز ادا فرما رہے تھے، حضور ﷺ نے آواز دی وہ دیر سے آئے، وجہ پوچھی تو بتایا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

ارشاد ربانی

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب
رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان
لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دل کے ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے
اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے'' (سورۃ الانفال، آیت-۲۴)

حکم یہ ہے کہ نماز کی حالت میں حضور انور ﷺ کا حکم بجا لایا جائے پھر نماز وہیں سے شروع کر دی جائے جہاں چھوڑی تھی، نبی اکرم ﷺ کے حکم کی بجا آوری عبادت ہی عبادت ہے۔ نماز کامل و اکمل ہوگی۔

۷۵

سوال ۲۴: کیا رسول ﷺ کو باپ یا بھائی کہنا جائز ہے؟

جواب: مقام ادب یہ ہے کہ نہ باپ کہا جائے نہ بھائی۔ اللہ نے باپ کہنے سے منع کیا تو بھائی کہنا خود بخود منع ہوگا، حضور ﷺ ہم کو خود بھائی کہیں تو وہ مختار ہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ وہ سب نبیوں کے سردار ہیں۔

ارشاد ربانی

(۱)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے
رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''

(سورۃ الاحزاب، آیت-۴۰)

سوال ۲۵: کیا رسول ﷺ تمام رنگ ونسل اور قوم و مذہب کے لوگوں کے لئے رحمت ہیں؟

جواب: جی ہاں، سب کے لئے رحمت ہیں مسلمانوں کیلئے بھی

غیر مسلموں کیلئے بھی۔ لاکھوں غیر مسلم ایمان لائے، رحمت نہ ہوتے تو کیوں ایمان لاتے؟

ارشادِ ربانی

(۱)

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے''

(سورۃ الانبیاء، آیت-۱۰۷)

سوال ۲۶: کیا حضور ﷺ کی ولادت کے دن خوشیاں منانا جائز ہے؟

جواب: ولادت باسعادت کے دن خوشی منانا بہت اچھا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے صحابیوں نے خوانِ نعمت نازل ہونے پر عید منائی پھر حضور انور ﷺ کی تشریف آوری پر کیوں نہ منائی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے ولادت کے دنوں کا خاص طور پر ذکر کیا،

انعام اور احسان کے دن خوشی منانا انسان کی فطرت میں ہے جیسے ہم یوم پاکستان مناتے ہیں۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تمہارے ایمان والوں کے درجہ بلند فرمائے گا'' (سورۃ المجادلہ، آیت-۱۱)

(۲)

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو'' (سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱)

(۳)

''اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر'' (سورۃ المائدہ، آیت-۷)

(۴)

''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان'' (سورۃ التوبہ، آیت-۱۲۸)

(۵)

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے

ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۶۴)

(۶)

''اور ان رسولوں کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے'' (سورۃ الصف، آیت-۶)

(۷)

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے'' (سورۃ الصف، آیت-۹)

سوال ۲۷: کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کے آگے کسی کا اختیار چل سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں، حضور انور ﷺ کے آگے اللہ تعالیٰ نے سب کو بے اختیار بنادیا اور آپ کو صاحب اختیار کردیا۔ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ اللہ رسول کے احکام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے، اپنے احکام کی پرواہ ہے، کوئی نہ مانے تو سخت سے سخت تعزیر بھی ہے۔ اللہ ورسول کے حکم نہ ماننے پر کوئی سزا نہیں۔ صد

افسوس یہ اس ملک میں ہورہا ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور نہ کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار نہیں''

(سورۃ الاحزاب، آیت-۳۶)

سوال ۲۸: کیا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے پر صحابہ کی بھی گرفت فرمائی؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ کوئی حضور انور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل نہ کرے یا تعمیل میں سستی کرے۔ غزوۂ تبوک میں چند صحابہ سے یہ بات ظہور میں آئی گو ان کا مصمم ارادہ تھا کہ اس غزوے میں شریک ہوں گے مگر حضور انور ﷺ سے

پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ان پر عتاب ہوا۔ حضور انور ﷺ نے ان سے بات چیت بند کر دی، ان صحابہ پر قیامت گزر گئی پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو حضور ﷺ اور صحابہ نے مبارک باد دی اور بات چیت شروع کی ۔ حضور ﷺ کی ناراضگی معمولی بات نہ تھی۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے'' (سورۃ توبہ، آیت-۱۱۸)

(۲)

''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول

(ﷺ) کے پیچھے بیٹھ رہیں'' (سورۃ توبہ آیت ۱۱۹-۱۲۰)

سوال ۲۹: کیا رسول اللہ ﷺ کی شان میں چھوٹی سے چھوٹی گستاخی بھی کفر ہے؟

جواب: جی ہاں کیوں کہ آپ کی محبت و اطاعت مدار ایمان ہے، حضور ﷺ کی خدمت میں جب صحابہ حاضر ہوتے اور حضور ﷺ کلام فرماتے تو کوئی بات صحابہ کی سمجھ نہ آتی تو عرض کرتے ''راعنا'' یعنی ہماری رعایت فرمائیں، دوبارہ ارشاد فرمائیں، اس مجلس میں کبھی منافقین بھی ہوتے، وہ بھی ''راعنا'' کہتے مگر ذرا کھینچ کر ''راعینا'' اس کے معنی ہوتے ہیں ہمارے چرواہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ایسا لفظ استعمال کرنے سے منع فرما دیا گو اس کے معنی بھی ٹھیک تھے اور صحابہ کرام کی نیت بھی صحیح تھی مگر وہ لفظ ایک ایسے لفظ سے مشابہت رکھتا تھا جس کے معنی سے آپ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہوتی تھی۔ اس سے

معلوم ہوا کہ آپ کی شان میں ذرا سی بے ادبی اور گستاخی سے
ساری عمر کے نیک کام ضائع ہو جاتے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں ''راعنا'' نہ کہو یوں کہو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں
اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب
ہے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۰۴)

(۲)

''اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ نبی کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو
کان ہیں تو فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان
لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم
میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا
دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے'' (سورۃ التوبہ، آیت/۶۱)

(۳)

''اور اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔تم
فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔بہانے

نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر'' (سورۃ التوبۃ، آیت-۶۵-۶۶)

(۴)

''بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی
لعنت ہے۔دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار
کر رکھا ہے'' (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۷)

(۵)

''فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا تو راندھا (لعنت کیا) گیا'' (یعنی
ابلیس نور مصطفیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے''
(سورۃ ص، آیت-۷۷)

(۶)

''اے ایمان والوں اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز
سے اور نہ ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو کہ کہیں تمہارے عمل
اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو'' (سورۃ الحجرات، آیت-۲)

**سوال ۳۰: کیا حضور ﷺ کی تعظیم نہ کرنے والے کا ایمان مکمل
ہے؟**

جواب: جی نہیں، اس کا ایمان ہی نہیں، تعظیم اور اطاعت

دونوں ایمان کے شرائط ہیں ۔ تعظیم نہ کرنا گستاخی ہے اور گستاخ ایمان سے محروم ہے ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''تو (اے نبی) آپ کے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں سے رکاوٹ نہ پائیں'' (سورۃ النساء، آیت-۶۵)

(۲)

''اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور انکی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو'' (سورۃ المآئدہ، آیت-۱۲)

(۳)

''اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی'' (سورۃ الانفال، آیت-۲۴)

(۴)

''اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا'' (سورۃ الاعراف، آیت-۱۵۷)

۸۵

(۵)

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے'' (سورۃ النور، آیت ۶۳)

(۶)

''اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے''
(سورۃ الاحزاب، آیت ۳۶)

(۷)

''اے ایمان والوں نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۵۳)

(۸)

''کہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تعظیم وتوقیر کرو'' (سورۃ الفتح، آیت-۹)

(۹)

''اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا وجانتا ہے'' (سورۃ الحجرات، آیت-۱)

(۱۰)

''اے ایمان والوں آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے

اور ان کے حضور بات چلا کے نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے
کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت ہو جائیں اور
تمہیں خبر بھی نہ ہو' (سورۃ الحجرات، آیت-۲)

سوال ۳۱: اگر کسی چیز یا جگہ یا کسی شخص کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے تو کیا اس کی بھی تعظیم کرنی چاہیے؟

جواب: جی ہاں، قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور ﷺ اور مقدس ہستیوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم کی جائے، کہ وہ اوروں جیسی نہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں'' (سورۃ الحجر آیت ۷۲)

(۲)

''اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے

ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔
ہاں اچھی بات کہو'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۳۲)

(۳)

مجھے اس شہر کی قسم کہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو'' (سورۃ بلد، آیت-۱-۲)

(۴)

''اور اس امان والے شہر کی قسم'' (سورۃ التین، آیت-۳)

(۵)

اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکے کی، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ بقرہ، آیت ۲۴۸)

(۶)

میرا یہ کرتا لے جاؤ، اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو، ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ (سورۃ یوسف، آیت-۹۳)

(۷)

اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔ (سورۃ یوسف، آیت ۹۶)

(۸)

کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے
ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔ (سورۃ کہف، آیت-۹)

(۹)

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا۔ (سورۃ مریم، آیت-۱۵)

(۱۰)

اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ (سورۃ مریم، آیت-۳۳)

(۱۱)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہے۔ (سورۃ بقرہ، آیت-۱۵۸)

سوال۳۲: کیا رسول ﷺ بھی نعمتیں عطا فرماتے ہیں؟
جواب: جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرماتا ہے، آپ وہ بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔ آپ بھی عطا فرماتے ہیں آپ کا پروردگار بھی عطا فرماتا ہے۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ

ارشادِ ربانی

(۱)

''اور یاد کرو جب تم فرماتے تھے۔ اس سے جسے اللہ نے نعمت دی
اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ
سے ڈر'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۳۷)

سوال۳۳: کیا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے؟
جواب: جی ہاں، خاص طور پر گنہگاروں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ آپ کے روضہ پر آ کر گناہوں کی معافی چاہیں اور حضور ﷺ ان کی سفارش کریں۔ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ایک اعرابی روتا ہوا حاضر ہوا اور مندرجہ ذیل آیت پڑھی، اللہ نے اس کی توبہ قبول فرمائی۔ ویسے ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ حج یا عمرے کے لئے جائے تو مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو اور روضۂ اقدس کی زیارت کرے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ

سوال ۳۵: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میلاد شریف کی محفلوں میں ''یا نبی سلام علیک'' نہیں پڑھنا چاہیے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر ''یایھا النبیؐ'' فرمایا ہے۔ حضور ﷺ کو خطاب کرنا اللہ کی سنت ہے۔ اس سے کون انکار کرسکتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیات ملاحظہ فرمائیں:

سورۃ مآئدہ، آیت نمبر ۴۱ — سورۃ مآئدہ، آیت نمبر ۶۷

سورۃ انفال، آیت نمبر ۶۴ — سورۃ ھود، آیت نمبر ۴۸

سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۳۵ — سورۃ قصص، آیت نمبر ۳۰

سورۃ صفّت، آیت نمبر ۱۰۴-۱۰۵ سورۃ توبہ، آیت نمبر ۷۳

سورۃ احزاب، آیت نمبر ۱، ۱۳، ۲۸، ۴۵، ۵۰، ۵۹

سورۃ ممتحنہ، آیت نمبر ۱۲ — سورۃ طلاق، آیت نمبر ۱

سورۃ تحریم، آیت نمبر ۹

سوال ۳۶: بعض لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر سلام نہ پڑھنا چاہئیے کیوں کہ کسی صحابی یا صحابیہ نے کھڑے ہوکر سلام نہیں پڑھا۔

جواب: شاید ان لوگوں کو معلوم نہیں حضور ﷺ کے وصال کے بعد تدفین سے پہلے آپ کے جسم اطہر پر حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق پہلے فرشتوں نے صلوٰۃ سلام پیش کیا، پھر صحابہ کرام نے کھڑے ہوکر صلوٰۃ سلام پیش کیا پھر صحابیات نے کھڑے ہوکر صلوٰۃ سلام پیش کیا حتیٰ کہ بچوں نے بھی کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا، کوئی بچا نہیں تو مدینہ شریف میں رہنے والے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضور ﷺ کے سامنے آخری عمل یہی تھا۔ یہ بات احادیث میں موجود ہے (مدارج النبوۃ، ج ۲ ص ۴۴۰)۔ اس کے علاوہ شریعت میں مسلمانوں کو ہر نیک کام کرنے کی اجازت ہے۔ ہم اپنی زندگی کو دیکھیں تو دین و دنیا کی ساری باتیں اس طرح تھیں جس

طرح حضور ﷺ کے زمانے میں تھیں، زمانہ حرکت میں رہتا ہے، عادات وخصائل بدلتے رہتے ہیں بس یہ ہے کہ کوئی بات ایسی نہ کی جائے جس کو اللہ ورسول نے منع فرمایا ہو یہی معقول بات ہے---قرآن کریم میں جا بجا کھڑے ہونے کا ذکر ہے، کہیں فرشتوں کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے، کہیں نمازیوں کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے، کہیں عابدوں کے کھڑے ہونے کا ذکر ہے، کہیں یہ فرمایا جارہا ہے کہ محفل میں کھڑے ہونے کے لئے کہا جائے تو کھڑے ہو جاؤ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''قسم ان کی باقاعدہ صف باندھیں'' (سورۃ صافات، آیت-۱)

(۲)

''اور فرشتے قطار اندر قطار'' (سورۃ فجر، آیت-۲۲)

۹۵

(۳)

''جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے''

(سورۃ آل عمران، آیت-۱۹۱)

(۴)

''پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے'' (سورۃ النسآء، آیت-۱۰۳)

کھڑے ہونے کی کہیں ممانعت نہیں ہم وہ کام کررہے ہیں جس کی ممانعت ہے--- کھڑے ہو کر کھا پی رہے ہیں، خواتین سج بن کر محفلوں میں جاتی ہیں اور مردوں میں گھل مل کر باتیں کرتی ہیں، بے پردہ بازاروں میں گھومتی ہیں۔ ان سب باتوں کو اللہ اور رسول ﷺ نے منع کیا ہے مگر ان باتوں کو نفرت کی نظر سے کوئی نہیں دیکھتا---

اصل بات یہ ہے کہ اسلام کے دشمن ہر اس قول وعمل

سے نفرت کرتے ہیں جس میں اسلام اور حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم ہو۔ یہ اس لئے کہ تعظیم سے شریعت پر دل سے عمل کرنے کی طرف رغبت ہوتی ہے اور دشمنان اسلام نہیں چاہتے کہ مسلمان شریعت پر عمل کریں۔ اس لئے وہ ایسی باتوں سے روکتے ہیں اور سہارا قرآن و حدیث کا لیتے ہیں تاکہ کوئی سازش کو سمجھ نہ سکے۔ شریعت پر عمل کرنے والوں کا نام انہوں نے ''بنیاد پرست'' رکھا ہے۔ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے پھر ان شاء اللہ ہر بات آپ کے سمجھ میں آتی رہے گی۔

سوال ۳۷: کیا حضور ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں شامل ہیں؟

جواب: جی ہاں، قرآن حکیم کے مطالعے سے یہی معلوم ہوتا ہے

ارشادات ربانی

(۱)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے''

(سورۃ الاحزاب، آیت-۳۳)

(۲)

''اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی'' (سورۃ الانبیآء، آیت-۷۶)

(۳)

''اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والوں (پر) بیشک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا'' (سورۃ ھود، آیت-۷۳)

سوال ۳۸: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگانے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عذاب کے مستحق ہیں؟

جواب: جی ہاں، ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے بڑے عذاب کا اعلان فرمایا ہے۔

ارشـــاد ربـــانی

(۱)

''بے شک وہ کہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں سے ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے'' (سورۃ النور، آیت-۱۱)

سوال ۳۹: جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص نعمت عطا ہو کیا وہ دن عید کا دن ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کی خواہش پر آسمان پر سے خوان نعمت اترا۔ آپ نے اس دن کو عید کا دن قرار دیا اور ہم کو نعمتوں پر خوشی منانے کا سلیقہ بتایا۔

ارشـــاد ربـــانی

(۱)

''عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر

۹۹

آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے'' (سورۃ المآئدہ، آیت ۱۱۴)

سوال ۴۰: کیا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے جس دن اس دنیا میں آئے اور جس دن اس دنیا سے گئے وہ دن خاص اہمیت کے دن ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ان دنوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

ارشـــادات ربـــانی

(۱)

''اور سلامتی اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا'' (سورۃ مریم، آیت-۱۵)

۱۰۰

(۲)

''اور سلامتی ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں'' (سورۃ مریم، آیت-۳۳)

(۳)

''اور پچھلو میں ان کی تعریف باقی رکھی'' (سورۃ الصّٰفّٰت، آیت-۱۱۹)

سوال ۴۱: کیا بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کو اولاد دے سکتا ہے؟

جواب: اولاد تو اللہ ہی عطا فرماتا ہے مگر اس کے حکم سے اس کے پیارے محبوب بھی یہ قدرت رکھتے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے'' (سورۃ الکہف، آیت-۸۱)

۱۰۱

(۲)

''بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں'' (سورۃ مریم، آیت-۱۹)

سوال ۴۲: کیا نبی اور رسول مرد ہی ہوئے یا عورتیں بھی؟

جواب: صرف مرد رسول اور نبی ہوئے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور ہم نے تم سے پہلے بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے'' (سورۃ الانبیاء، آیت-۷)

سوال ۴۳: کیا دین کی باتیں سمجھ نہ آئیں تو مجتہدین، فقہاء علماء ومشائخ سے پوچھنی چاہیں؟

جواب: جی ہاں، کیوں کہ یہ حضرات علوم دینیہ کے امین ہیں۔

ارشاد ربانی

(۱)

''تو اے لوگوں علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو'' (سورۃ الانبیآء، آیت-۷)

سوال ۴۴: کیا حضور ﷺ بھی نعمتیں عطا فرماتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، رب کریم کی عطا سے وہ بھی عطا فرماتے ہیں۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور اے رسول یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۳۷)

سوال ۴۵: کیا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی بخشش کے واسطے حضور ﷺ کی سفارش لائیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے گنہگار بندوں کو آپ کی خدمت

میں حاضری کا حکم دیا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے نبی آپ کے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں'' (سورۃ النساء، آیت-۶۴)

سوال ۴۶: کیا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی خوشی کے واسطے قبلے کا رخ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف موڑ دیا تھا؟

جواب: جی ہاں، ۲ھ میں مدینہ منورہ میں اللہ کا حکم ہوا کہ نماز کے لئے بیت المقدس قبلہ بنایا جائے اور اس کی طرف رخ کیا جائے، چھ ماہ یہ قبلہ رہا پھر حضور ﷺ نے نماز کی حالت میں بیت اللہ کی طرف رخ کرنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آئندہ

بیت اللہ ہی کی طرف سجدہ کیا جائے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ابھی مسجد حرام کی طرف اپنا منہ پھیرلو''

(سورۃ البقرہ، آیت-۱۴۴)

سوال ۴۷: اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو کیوں قبلہ بنایا؟

جواب: اصل میں اعلان نبوت سے پہلے غیر مسلم بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتے تھے، اعلان نبوت کے بعد بھی اسی طرف سجدہ کیا جاتا تھا۔ اس سے دیکھنے والوں کو یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ حضور ﷺ کی وجہ سے سجدہ اس طرف کیا جارہا ہے یا قدیم عادت کی بناء پر۔ مدینہ منورہ میں یہود و نصاریٰ بیت المقدس

کی طرف سجدہ کرتے تھے جب بیت المقدس قبلہ بنا تو یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ وہ حضور ﷺ کی تقلید میں سجدہ کررہے ہیں یا سابقہ عادت کی بنا پر۔اس طرح جب بیت اللہ کے بجائے بیت المقدس قبلہ بنا تو اہل مکہ مہاجرین کا امتحان ہوگیا اور کھرا اور کھوٹا الگ الگ ہوگیا اور جب بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ قبلہ بنا تو اہل مدینہ انصار کی آزمائش ہوگئی اور کھرا کھوٹا الگ الگ ہوگیا۔ اصل میں تحویل قبلہ حضور انور ﷺ سے مسلمانوں کی محبت و جاں نثاری کا امتحان تھا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے''(سورۃ البقرہ،۱۴۳)

۱۰۶

سوال ۴۸: کیا اللہ تعالیٰ نے بے دین و بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: جی ہاں، جن کے خیالات پریشاں ہے ان کی صحبت اور ان سے ملنا جلنا بھی انسان کو پریشان خیال بنا دیتا ہے اس لئے اللہ نے ایسے لوگوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جاتا ہے اور انکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو'' (سورۃ النساء، آیت-۱۴۰)

سوال ۴۹: اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جس مقام پر کھڑے ہوں یا جس راستے پر چلے ہوں کیا ان کا احترام بھی کرنا چاہیے؟

۱۰۷

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کھڑے ہونے کی جگہ کو محفوظ فرما دیا۔ وہ پتھر آج بھی بیت اللہ شریف کے دروازے کے بالکل سامنے رکھا ہوا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان مقامات پر مسجدیں تعمیر کیں جہاں حضور ﷺ نے خیمہ لگایا تھا۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا رکھو طواف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۲۵)

حضرت ہاجرہ علیہ السلام صفا اور مروہ کے درمیان تیز تیز چلیں پانی کی تلاش میں اللہ تعالیٰ نے اس راستے کو جس پر وہ چلیں اپنی نشانی بنا کر اس کے چکر لگانے کی اجازت دی۔

(۲)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس کا گھر کا
حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے
کرے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۵۷)

سوال ۵۰: کیا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے کھلی لڑائی کرنی چاہیے؟
جواب: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے کافروں پر سختی کرنے کا حکم
فرمایا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے نبی کافروں پہ اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی
فرماؤ'' (سورۃ التحریم، آیت-۹)

(۲)

''اے ایمان والوں جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں''
(سورۃ التوبہ، آیت-۳۳)

(۳)

''کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل'' (سورۃ الفتح، آیت-۲۸)

سوال ۵۱: بہت سے علماء ایسی آیتیں پڑھنے سے گریز کرتے
ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ اور اپنے برگزیدہ بندوں
کی شانیں بیان کی ہیں اور کہتے ہیں ایسی آیتیں سن کر لوگ
شرک کرنے لگتے ہیں اس لئے ہم نہیں پڑھتے۔ کیا یہ فعل صحیح
ہے؟

جواب: یہ تو یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ انجیل اور توریت کی
بعض آیتیں سناتے اور بعض چھپا لیتے جس کا قرآن کریم میں
ذکر ہے۔ حضور ﷺ کے بارے میں انجیل و توریت میں جو
کچھ تھا بیان نہ کرتے۔ تو یہ عمل تو یہود و نصاریٰ کا ہے، صحابہ کا
عمل نہیں، نہ کسی عالم کا۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن سننے
والے پر جو کچھ بھی اس کا اثر ہوتا ہے وہی مقصود و مطلوب ہے،

ہمیں اس کے بارے میں منفی تبصرہ کرنے کی اجازت نہیں اس لئے اس سوچ کو بدلنا چاہیے۔ تیسری بات یہ کہ شاید یہ علماء حضور ﷺ سے والہانہ محبت کو شرک سمجھتے ہیں۔ یہ بات قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن میں خود والہانہ محبت کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس لئے حضور ﷺ اور حضرات اہل اللہ سے محبت کرنا قرآن کے مطابق ہے۔ قرآن کے خلاف نہیں۔ مختصر یہ کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب پیش کر دینا چاہیے، خیانت نہ کرنی چاہیے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت-۱۴۶)

(۲)

''اور وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے

ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے''۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۴)

تیسرا باب

انبیاء علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۱: کیا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے علاوہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی علم غیب عطا فرمایا؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو علم غیب عطا فرمایا، یہ علم ان کی پہچان کی بڑی نشانی ہے۔ بڑے بڑے فلسفی اور سائنس داں بھی اس علم سے محروم ہیں، یہ علم سب علموں پر غالب ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے'' (سورۃ الجن، آیت-۲۶-۲۷)

(۲)

''اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگوں تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۷۹)

سوال ۲: کیا تمام انبیاء علیہم السلام ہر عیب اور گناہ سے پاک ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، کسی عیب اور گناہ کو ان سے منسوب نہ کرنا چاہیے۔ جس کا انتخاب اللہ نے فرمایا ہو بھلا وہ کیسے عیب دار ہوگا۔ ہم کسی بھی عہدے کے لئے کسی کو انتخاب کرتے ہیں، پہلے اس کے کردار کو دیکھ لیتے ہیں، تو پھر اس کریم کے انتخاب کی کیا شان ہوگی؟

ارشادات ربانی

(۱)

''تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے'' (سورۃ النجم، آیت-۲)

(۲)

''بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم
کرے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ یوسف، آیت-۵۳)

سوال۳: کیا نبی کی کہی ہوئی ہر بات اللہ کے حکم سے ضرور پوری ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نبی کی بات پوری فرماتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا پوری ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کیلئے جو کہا پورا ہوکر رہا، حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کیلئے جو کچھ کہا پورا ہوکر رہا، بہت سی باتیں جو حضور ﷺ نے فرمائیں پوری ہوکر رہیں۔ غزوہ بدر میں حضور ﷺ نے تین ہزار ملائکہ سے تائید الٰہی کا ذکر فرمایا۔ اللہ نے فرمایا تین ہزار نہیں ہم پانچ ہزار

ملائکہ مدد کیلئے بھیجیں گے۔ محبوب کریم ﷺ پر یہ اللہ کا کرم ہے کہ جو مانگتے ہیں اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے
پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی۔
اور نہ وہ بدلہ لے سکا''۔ (سورۃ القصص، آیت-۸۱)

(۲)

''اور کہا تو چلتا بن کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا ہے کہ تو کہے چھو
نہ جا اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے جو تجھ سے خلاف
نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن
مارے رہا۔ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے
دریا میں بہائیں گے'' (سورۃ طٰہٰ، آیت-۹۷)

(۳)

''وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف
سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے

والا ہے'' (سورۃ المائدہ، آیت-۱۱۴)

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کے لئے خوان نعمت کی دعا کی، وہ اتارا گیا، اس کے نزول کا دن عید کا دن بنایا گیا۔

(۴)

''اے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کی طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائیں اور فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا اور وہ بہت بڑی جگہ ہے پلٹنے کی'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۲۶)

(۵)

''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھا دے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بے شک تو ہی حکمت والا ہے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۲۹)

(۶)

''اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دن سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ

دیکھ لیں'' (سورۃ یونس، آیت-۸۹)

(۷)

''حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے'' (سورۃ یوسف، آیت-۴۱)

(۸)

''اے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک (وادی) میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس، اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں'' (سورۃ ابراہیم، آیت-۳۷)

(۹)

''اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ'' (سورۃ نوح، آیت-۲۶)

سوال۴: کیا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو یہ قدرت عطا کی ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ اور نابینا کو بینا کر دے؟

جواب: جی ہاں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور حضرت شمعون

علیہ السلام کو یہ قدرت عطا کی گئی جنہوں نے پوری مردہ قوم کو زندہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و طاقت کا اظہار اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ کرتا ہے، کافر و مشرک اور عام مسلمانوں کے ذریعہ نہیں اس لئے برگزیدہ بندوں کو عام انسانوں جیسا یا اپنے جیسا نہ سمجھنا چاہیے۔

ارشادِ ربانی

(۱)

''اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں ہیں تمہارے لئے بڑی نشانی اگر تم ایمان رکھتے ہو''

(سورۃ آل عمران، آیت-۴۹)

سوال ۵: کیا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور اور نزدیک کی چیزیں ایک طرح سے دیکھ اور سن سکتے

ہیں؟ اور پکارنے والوں کی مدد کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، برگزیدہ بندوں کی شان تو بہت بلند ہے ہر عام چرند پرند کے حواس بھی ہمارے حواس سے زیادہ قوی ہیں، چیل دور سے دیکھ لیتی ہے، جھینگر دور سے سن لیتا ہے، چیونٹی دور سے سونگھ لیتی ہے۔ پھر برگزیدہ بندوں کی کیا شان ہوگی؟

ارشادِ ربانی

(۱)

''اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے'' (سورۃ نمل، آیت-۴۰)

سوال ۶: کیا خاص دنوں میں اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے ذکر کی

محفل سجانا جائز ہے؟

جواب: بیشک خاص دنوں کی خاص بات ہوتی ہے اس لئے حضور انور ﷺ اپنے یوم ولادت پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں اور محبوبوں کے خاص دنوں کو اپنے دن قرار دیا اور ان کو یاد کرنے کا حکم دیا۔ محفل ذکر بھی یاد ہی کی محفل ہے اس لئے ایسی محفلیں سجانا جائز ہی نہیں ضروری ہیں ۔ انسان کی عادت ہے کہ جب یاد نہیں کرتا تو بھولتا چلا جاتا ہے پھر یہ بھول غفلت میں مبتلا کردیتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بکثرت مقامات پر اپنے احسانات، اپنے انعامات اور اپنے خاص دنوں کو یاد کرنے کا حکم دیا اور اپنے برگزیدہ بندوں کا خود ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے ایسی محفل منعقد کرنا بندوں پر واجب ہوا تاکہ اللہ کی طرف دھیان رہے اور دل مطمئن ومضبوط رہیں ۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ وہ پچھلے برگزیدہ ہستیوں کی

یاد دلاتے رہیں تاکہ یادوں کا تسلسل قائم رہے اور دل زندہ رہیں ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے''

(سورۃ بقرہ، آیت-۲۳۱)

(۲)

''اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کردیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہوگئے اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۰۳)

(۳)

''اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر'' (سورۃ مآئدہ، آیت-۷)

(۴)

''اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو'' (سورۃ مآئدہ، آیت-۲۰)

(۵)

''اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو''

(سورۃ احزاب، آیت-۹)

(۶)

''اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو'' (سورۃ فاطر، آیت-۳)

چوتھا باب

اللہ کے دوست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال۱: اللہ کی عبادت اور اس کا عرفان حاصل کرنے کے لئے غاروں اور ویرانوں میں کچھ وقت گزارنا صالحین امت کا طریقہ رہا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، قرآن کریم میں اصحاب کہف (غار والوں) کا ذکر ہے، حضور ﷺ چند ماہ غار حرا میں رہے، یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ اصحاب کہف تو اب بھی غار میں آرام کررہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کروٹیں بدلوارہا ہے اور تھپکیاں دے رہا ہے۔ یہ سب قرآن کریم میں ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑوں کی کھو اور جنگل کے کنارے

والے ہماری ایک عجب نشانی تھی جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا'' (سورۃ الکہف، آیت-۹)

سوال۲: اللہ کے بعض بندے عبادت و ریاضت کیلئے غاروں میں یا خلوتوں میں بیٹھتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: نیک مقاصد کیلئے غاروں میں یا خلوتوں میں بیٹھنے سے اللہ نے منع نہیں فرمایا بلکہ قرآن کریم میں اصحاب کہف کا بڑے احترام سے ذکر کیا ہے جو اپنا دین بچانے کیلئے غار میں بیٹھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا کہ ہم غار میں ان کی کروٹیں بدلواتے رہے اب وہ کریم کروٹیں بدلوارہا ہے اور تو اور جو کتا انکے ساتھ ساتھ ہولیا اس کا بھی ذکر فرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ بد سے بد انسان بھی

خدمت میں لگ جائے تو معزز ہو جاتا ہے۔

اصحاب کہف کے قصے میں ایک بات اور معلوم ہوئی کہ اگر کوئی کسی نیک انسان کے مسکن کے پاس یادگار عمارت یا مسجد بنائے تو یہ اچھی بات ہے۔ چنانچہ اصحاب کہف کے غار کے دہانے پر یادگار عمارت یا مسجد بنانے کا ذکر ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور تم انہیں جاگتا سمجھ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی دائیں بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر'' (سورۃ الکہف، ۱۸)

(۲)

''وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار میں کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے'' (سورۃ الکہف، آیت-۲۱)

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

سوال۳: کیا اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو فضائل و کمالات سے نوازا ہے؟

جواب: جی ہاں، اولیاء اللہ، برگزیدہ بندے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص کرم سے نوازا، قرآن کریم میں کئی مقامات پر ان کا ذکر آیا ہے سورۃ فاتحہ میں 'انعمت علیھم' سے مراد یہی حضرات ہیں۔ ان کی زندگی بے خوف و غم ہے، یہ ہم جیسے نہیں، انہیں کے ساتھ رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے تاریخ اسلام میں مسلمان بادشاہ ان کے دامن سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ وہ ان کی صحبت میں بیٹھتے تھے اور فیض پاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی صحبت کو ہم پر واجب کیا ہے۔ بشرطیکہ کوئی کامل و اکمل ہو جائے۔ ریا کار و دنیادار نہ ہو۔

ارشادات ربانی

(۱)

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''
(سورۃ یونس، آیت-۶۲)

(۲)

''اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں''

(سورۃ الانفال، آیت ۳۴)

ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ

سوال ۴: کیا اولیاء اللہ سے کرامات کا ظاہر ہونا حق ہے؟

جواب: جی ہاں ، جب انسان طاقت ور کے قریب ہوگا تو طاقت ور ہو جائے گا۔ جو اللہ کے قریب ہوتا ہے وہ صاحب کرامت ہو جاتا ہے۔ اولیاء اللہ سے ایسی کرامات بہت سے لوگوں نے ماضی اور حال میں دیکھی ہیں اس لئے دیکھنے والے کیلئے تو یہ بات حق ہے لیکن حقیقت میں بھی حق ہے۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر اور حضرت خضر علیہ السلام وغیرہ کے خوارق کا ذکر ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور

میں حاضر کروں گا پل مارنے سے پہلے'' (سورۃ النمل، آیت-۴۰)

(۲)

''وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھادے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔ رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہونچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔ آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا۔ یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا'' (سورۃ الکہف، آیت-۷۹-۸۲)

(۳)

''تو جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی''

(سورۃ کہف، آیت-۶۱)

ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ ﮩ ﮨ

سوال ۵: کیا بزرگوں کی تبرکات کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کیا ان کی برکت سے ناممکن کام ممکن ہو جاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، قرآن کریم میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات پر مشتمل ایک صندوق (تابوت سکینہ) کا ذکر ہے جس کو فرشتے اٹھاتے تھے، اس کے وسیلے سے بنی اسرائیل کے کام بنتے تھے اس لئے وہ صندوق میدان جنگ میں بھی لے جاتے تھے۔ حضور انور ﷺ کے نام کی برکت سے بنی اسرائیل کو فتح و نصرت حاصل ہوتی تھی اس کا ذکر بھی قرآن میں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں میں بینائی آ گئی، حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سواری کے سموں کے نیچے سے سامری نے ایک مٹھی لے کر دھات کے بچھڑے میں جوڑا لی وہ بولنے لگا، سب کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا۔ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے ترکے کی اٹھالائیں فرشتے ۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو''۔

(سورۃ البقرہ، آیت-۲۴۷)

(۲)

''جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ بہک گیا ہے۔ بیٹے بولے خدا کی قسم اپنی اسی پرانی خودرفتگی میں ہیں ۔ پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت بینائی بحال ہوگئی'' (سورۃ یوسف، آیت۹۴-۹۵)

(۳)

''تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا اور میرے جی کو یہی بھلا لگا'' (سورۃ طٰہٰ، آیت-۹۶)

(۴)

۱۳۴

''میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے والد کے منہ پر ڈالو ان کی
آنکھیں کھل جائیں گی'' (سورۃ یوسف، آیت-۹۳)

سوال ٦: کیا تبرک کی بھی کوئی حقیقت ہے۔ کچھ لوگ اقرار کرتے ہیں اور کچھ لوگ انکار۔ قرآن کریم سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز کسی برگزیدہ شخصیت سے مس ہوتی ہے تو وہ برکت والی ہو جاتی ہے اور قدر و منزلت کے لائق ہو جاتی ہے۔ محفوظ کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی تعمیر کی، وہ محفوظ کر دیا گیا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے پیرھن، عصا، نعلین شریف جس صندوق میں تھا اس کو فرشتے اٹھایا کرتے تھے۔ اس صندوق کا نام ہی ''تابوت سکینہ'' ہو گیا یعنی ''چین والا صندوق''۔

۱۳۵

ارشادات ربانی

(۱)

''اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کیلئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ''

(سورۃ البقرہ، آیت-۱۲۵)

(۲)

''اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکے کی اٹھائے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو''

(سورۃ البقرہ، ۲۴۸)

سوال ۷: بعض لوگ کہتے ہیں کہ صوفیہ اور اولیاء کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: تاریخ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات سچی نہیں بلکہ

ایک بڑی حقیقت ہے۔آپ غور کریں گے اور مطالعہ و مشاہدہ کریں گے تو معلوم ہوگا کہ انہیں لوگوں کے ذریعے معاشرے میں امن وچین پھیلا اور دین اسلام پھیلا۔آپ کو یہ لوگ فساد اور کشت وخون میں ملوث نظر نہیں آئیں گے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار ان کا ذکر کیا ہے اور دوسرے مسلمانوں سے ان کو ممتاز کیا ہے۔آپ علماء کو بھی لڑتا دیکھیں گے، سیاست دانوں کو بھی لڑتا دیکھیں گے اور خون بہاتا بھی دیکھیں گے مگر جن کو ہم صوفی اور ولی کہتے ہیں---سچا صوفی، سچا ولی، وہ کبھی معاشرے میں فساد نہیں مچاتا۔جھوٹا صوفی جھوٹا ولی ضرور فساد مچاتا ہے۔سچا ولی ہمارے دلوں کو سنبھالے رکھتا ہے، ہمارے جذبات کو قابو میں رکھتا ہے، ہم کو بنائے رکھتا ہے، بگاڑتا نہیں۔شریر انسانوں کی فطرت ہے کہ وہ بنانے والے سے دور بھاگتا ہے اور اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے اس کا علم تاریخی حقائق پر غور وفکر سے ہوسکتا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''صبر والے اور سچے اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۷)

(۲)

''تاکہ سچوں سے ان کے سچ کا سوال کرے'' (سورۃ احزاب، آیت-۸)

(۳)

''تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے'' (سورۃ احزاب، آیت-۲۴)

(۴)

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے'' (سورۃ احزاب، آیت-۳۵)

سوال ۸ : بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے سب بندے برابر ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ بندے بندے میں فرق ہے؟

جواب : سب بندے اس لئے برابر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اولیاء اللہ، اور اولیاء الشیطان کا ذکر کیا ہے۔ اگر سب برابر ہوتے تو اللہ تعالیٰ بندوں کی تقسیم نہیں فرماتا۔ اور یہ نہ فرماتا کہ اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے نہ غم، یہ نہ فرماتا کہ ان پر فرشتے آتے ہیں، یہ نہ فرماتا کہ زندگی بنانی ہے تو انکے ساتھ ساتھ رہو۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچو کے ساتھ ہو''

(سورۃ التوبہ، آیت-۱۱۹)

(۲)

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور

آخرت میں۔ اللہ کی بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ یونس، آیت-۶۲)

(۳)

''اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں''

(سورۃ انفال، آیت-۳۴)

(۴)

''بیشک وہ جنہوں نے کہا ''ہمارا رب اللہ ہے'' پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ (سورۃ فصلت، آیت-۳۰)

(۵)

''اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کی دوستوں سے لڑو'' (سورۃ النسآء، آیت-۷۶)

(۶)

''بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے'' (سورۃ اعراف، آیت-۲۷)

(۷)

''انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا''

(سورۃ اعراف، آیت-۳۰)

(۸)

''اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں'' (سورۃ بقرہ، آیت-۲۵۷)

پانچواں باب

علوم دینیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۱: کیا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور قطعی دلیل ہے؟

جواب: جی ہاں، قرآن حکیم اللہ کی طرف سے نور اور قطعی دلیل ہے اس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ مگر اس کی طرف عوام تو عوام علماء کی توجہ بھی کم ہوگئی۔

ارشادات ربانی

(۱)

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا'' (سورۃ النساء، آیت-۱۷۴)

(۲)

''ہاں ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو'' (سورۃ الشوریٰ، آیت-۵۲)

(۳)

''حکمت والے قرآن کی قسم'' (سورۃ یٰس، آیت-۲)

(۴)

''یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی'' (سورۃ النمل، آیت-۱)

(۵)

''قسم اس روشن کتاب کی'' (سورۃ الدخان، آیت-۲)

سوال ۲: کیا قرآن ہدایت کا سرچشمہ ہے؟

جواب: جی ہاں، یہ ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ راز بتاتا ہے، یہ تجربوں کی محنت سے نجات عطا فرماتا ہے، یہ اللہ کا عظیم انعام ہے۔ مگر ہم قرآن حکیم کے مقابلے میں اپنی بات منوانے کے لئے ظلم سے بھی دریغ نہیں کرتے، قرآن کریم کے لئے صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۳۸)

(۲)

''اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے'' (سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۳)

(۳)

''ہدایت اور خوش خبری ایمان والوں کو'' (سورۃ النحل، آیت ۲)

سوال ۳: کیا ایمان کی تکمیل کے لئے قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث رسول ﷺ کی پیروی بھی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، یہ بات خود قرآن ہی سے معلوم ہوتی ہے۔ جس نے قرآن کو مان لیا گویا اس نے حدیث کو بھی مان لیا، فقہ کو بھی مان لیا، تصوف کو بھی مان لیا، سب کا ذکر قرآن میں ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''وہ جو پیروی کریں گے اس رسول کی جو نبی ہے بے پڑھا جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا

حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوا''

(سورۃ الاعراف، آیت - ۱۵۷)

(۲)

''تو اے نبی تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (سورۃ النساء، آیت ۶۵)

(۳)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا'' (سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

(۴)

''جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا''

(سورۃ النساء، آیت ۸۰)

(۵)

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے روکیں ۔

رک جاؤ''(سورۃ الحشر، آیت-۲)

سوال۴: کیا اجماع امت کے خلاف چلنا اچھا نہیں؟
جواب: جی ہاں، حضور ﷺ نے فرمایا میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اس فرمان سے اجماع امت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی''(سورۃ النساء، آیت-۱۱۵)

سوال ۵: اگر کسی مسئلے کا حل قرآن وحدیث میں نہ مل سکے تو کیا اللہ تعالیٰ نے علماء دین سے پوچھنے کا حکم فرمایا ہے؟

جواب: کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے نہ ملے تو دوسرے مسائل کی روشنی میں مفتیء مجتہد قیاس کرسکتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے سوال کے جواب میں قیاس کا ذکر فرمایا اور حضور ﷺ نے پسند فرمایا۔ اس لئے ایسے مسائل متقی علماء سے پوچھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور انکا جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا''

(سورۃ النساء، آیت-۵۹)

(۲)

''اے لوگوں علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں''(سورۃ النحل، آیت-۴۳)

١٤٨

سوال ٦ : کیا اللہ تعالیٰ نے علم فقہ حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے؟

جواب : جی ہاں، فقہ کا مآخذ قرآن اور حدیث ہے۔ فقہاء کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے غور وفکر کے بعد ہزاروں مسائل کے حل پیش کئے ہیں۔ اس لئے فقہ سے روگردانی غیر معقول بھی ہے اور خود کو پریشانی میں مبتلا کرنا ہے۔

ارشاد ربانی

(١)

''تو کیوں نہ ہو کہ انکے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں'' (سورۃ التوبۃ، آیت ١٢٢)

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

سوال ٧ : کیا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی تقلید کریں؟

١٤٩

جواب : جی ہاں، تقلید کا تو اللہ نے بھی حکم دیا ہے، زندگی کے کسی بھی گوشہ میں تقلید کے بغیر چارہ نہیں، علم و حکمت اور تہذیب وتمدن تقلید کے سہارے آگے بڑھتے ہیں۔ انسان کی جسمانی، ذہنی اور روحانی نشو نما بھی تقلید کے سہارے ہوتی ہے

ارشادات ربانی

(١)

''تم فرماؤ اللہ سچا ہے تو ابراہیم کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے'' (سورۃ بنی اسرائیل، آیت-٧١)

(٢)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچو کے ساتھ ہو''

(سورۃ توبہ، آیت-١١٩)

ﷻ ﷻ ﷻ ﷻ

سوال ٨ : بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ صرف قرآن کافی ہے اور خود کو ماڈرن اور پڑھا لکھا بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: صرف قرآن کافی ہے کا اگر مطلب یہ ہے کہ نہ حدیث کی ضرورت ہے نہ فقہ کی ضرورت ہے، نہ فقہاء اور اولیاء کی ضرورت ہے تو یہ بات خود قرآن کریم کے خلاف ہے اس لئے جو قرآن پر یقین رکھتا ہے اس کو ان سب باتوں پر بھی یقین کرنا چاہیے۔ قرآن کریم میں فرمایا جو رسول کریم ﷺ جو تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں، رک جاؤ۔ اس طرح حضور ﷺ کی ہر بات کا ماننا ضروری ہوا، دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ احادیث کا ماننا ضروری ہوا کیوں کہ یہ سب حضور ﷺ کی باتیں ہیں۔ اس طرح قرآن کریم میں ہے کہ اگر تم کو علم نہیں تو علم والوں سے پوچھو۔ یہاں علم سے مراد علم دین ہے کیوں کہ قرآن و حدیث کی باتیں وہی جانتے ہیں، سب نہیں جانتے، اس طرح فقہ اور فقہاء دونوں کا ماننا ضروری ہوا فقہ، قرآن و حدیث سے الگ کوئی چیز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ اے ایمان والوں سچوں کے ساتھ رہو دوسری جگہ ہے جس

نے دل پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔ اس طرح اللہ کے نیک بندوں اور ولیوں کا ماننا اور ان کے پاس بیٹھنا، ان کی قربت میں رہ کر دل کو صاف کرنا بھی ضروری ہوا۔ کسی انسان کا سچا ہونا معمولی بات نہیں، وہی سچا ہوگا جو ظاہر و باطن میں سنت کی پیروی کرے گا۔ حضور ﷺ صادق و امین ہیں اور یہ صدق و سچائی اور امانت داری حضور ﷺ کی محبت و اطاعت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اولیاء اللہ وہی مقدس طبقہ ہے جو جھوٹ سے پاک ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے لوگ ہیں مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ ہم جھوٹوں کو پسند کرنے لگے ہیں اس لئے سچے اچھے نہیں لگتے، مگر جو سچوں کے پاس بیٹھتا ہے، وہی یہ حقیقت جانتا ہے کہ قرآن کریم کی روح کو سمجھنا ہو تو ان کے پاس بیٹھے۔ مختصر یہ کہ قرآن کافی ہے کا مطلب یہ ہوگا جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب کافی ہے۔ حدیث، فقہ، تصوف وغیرہ اور فقہاء و علماء اولیاء یہ سب قرآن

میں ہیں ۔ اس لئے ان میں کسی کا انکار نہیں کرنا چاہیے اور ہدایت ونصیحت کا راستہ بند نہیں کرنا چاہیے ۔

ارشـــادات ربـــانی

(۱)

''جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے'' (سورۃ الحشر، آیت-۷)

(۲)

''تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں'' (سورۃ النساء، آیت-۶۵)

(۳)

''تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اور تمہیں علم نہیں''

(سورۃ النحل، آیت-۴۳، سورۃ الانبیاء، آیت-۷)

(۴)

''اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو'' (سورۃ التوبہ، آیت-۱۱۹)

سوال ۹: بعض لوگ جھوٹی حدیثیں گھڑ کر لوگوں کو دین کی طرف راغب کرتے ہیں ۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگرچہ دین کی طرف غافلوں کو متوجہ کرنا بہت اچھی بات ہے مگر جھوٹی حدیثیں بیان کر کے ایسا کرنا سخت گناہ ہے ۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی ایسی بات مجھ سے منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔ ایسے جھوٹے لوگوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے:

ارشـــاد ربـــانی

(۱)

''سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں'' (سورۃ البقرۃ، آیت-۱۲)

سوال ۱۰: کیا ایمان کامل کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر چیز کا حل قرآن وحدیث سے تلاش کریں؟

جواب: جی ہاں ضروری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہاں تک فرمایا کہ جب مسلمان اپنے باہمی مسائل کا حل حضور ﷺ کے احکام کے مطابق تلاش نہیں کریں گے اور اس کو برضاء ورغبت قبول نہ کریں گے وہ مومن ہو ہی نہیں سکتے۔ ہمارے معاشرے میں دیندار لوگ بھی اس بڑی حقیقت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ غیروں کے حکم کے مقابلے میں حضور ﷺ کے احکام نہ ماننے سے ایمان متزلزل ہو جاتا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں'' (سورۃ النساء، آیت-۶۵)

چھٹا باب

معاشرت و سیاست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۱: کیا ایسی چیزیں جن کو شریعت نے حرام قرار نہیں دیا وہ بلا دلیل حلال ہیں؟

جواب: جی ہاں، دلیل یہ ہے کہ حرام نہیں --- وہ مستحب ہیں یا مباح ہیں، ایسی چیزوں کو حرام کہنا اور شرک وکفر کا فتویٰ لگانا قرآن حکیم کے خلاف فتویٰ دینا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو'' (سورۃ النحل، آیت-۱۱۴)

(۲)

''اے ایمان والوں کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا

احسان مانو۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۷۲)

سوال ۲: جس حلال جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے کیا اس کا کھانا بلا تکلف جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، جس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا بیشک وہ جائز ہے۔ کسی بھی جگہ پر ذبح کیا جائے، جگہ بدلنے سے حکم نہیں بدلتا جب تک اس کے لئے کوئی حکم نہ ہو۔ اسی طرح کھانے پینے کی وہ چیزیں جن پر اللہ کا نام لیا گیا، قرآن پڑھا گیا، درود شریف پڑھا گیا، ان کا بہت ثواب ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''(اے نبی) یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا آپ فرما دیں کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے ہیں جو علم

تمہیں خدا نے دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی''
(سورۃ المائدہ، آیت-۴)

(۲)

''اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہیں۔(سورۃ الانعام، آیت-۱۱۹)

(۳)

''اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو'' (سورۃ الانعام، آیت-۱۲۱)

(۴)

''اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے سے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ'' (سورۃ الحج، آیت-۲۸)

(۵)

''کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر''
(سورۃ الحج، آیت-۳۴)

(۶)

''تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے

پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا ہے کہ تم احسان مانو'' سورۃ الحج، آیت-۳۶)

سوال۳: کیا اللہ تعالیٰ ایسے صدقات کو قبول نہیں فرماتا جو احسان جتانے اور دکھانے کے لئے دیئے جائیں؟

جواب: جی ہاں مگر درود شریف قبول فرماتا ہے اگر چہ اس کا ثواب درود بھیجنے والے کو دکھاوے کی وجہ سے نہیں ملتا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر ایذاء دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہ لائے اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر

قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔

(سورۃ البقرۃ، آیت-۲۶۴)

سوال۴: جس کھانے پر فاتحہ دی جائے کیا اس کا کھانا جائز ہے؟
جواب: کھانے پر فاتحہ اگر قرآنی آیات اور درود شریف پڑھ کر دی گئی ہے تو بیشک کھانا جائز ہے۔ جو ایسا کھانا نفرت سے واپس کر دے یا نہ کھائے گنہگار ہے کیوں کہ وہ قرآن حکیم اور درود شریف کی تحقیر کر رہا ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو۔ اور بیشک بہت سے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بیشک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے'' (سورۃ الانعام، آیت-۱۱۹)

سوال ۵: کیا کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں؟
جواب: نہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس سے منع فرمایا ہے اس ممانعت سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھنا حضور ﷺ کا معمول تھا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بے شک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے'' (سورۃ التوبۃ، آیت-۸۴)

سوال ۶: اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی قبروں پر یادگاریں بنانا اور مساجد تعمیر کرنا کیا قرآن کی رو سے جائز ہے؟
جواب: جی ہاں، مگر ان قبور کو عبادت گاہ بنانا سخت منع ہے۔

اصحاب کہف کے غار پر محبت والوں نے جب مسجد اور یادگار عمارت بنانا چاہی تو رب کریم نے پسندیدگی کے انداز سے اس کا ذکر فرمایا ہے:

ارشاد ربانی

(۱)

''اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں ۔ جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ۔ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، لوگ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے''

(سورۃ الکھف، آیت-۲۱)

سوال ۷: کیا ہمیں اللہ کے برگزیدہ بندوں اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا چاہیے اور اللہ کا احسان ماننا چاہیے۔

جواب: یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کوئی ہم پر احسان کرتا ہے تو ہم احسان کرنے والے کا بھی ذکر کرتے ہیں اور احسان کا بھی، یہ نیک انسان کی فطرت ہے البتہ بدانسان نہ احسان کا ذکر کرتا ہے اور نہ احسان کرنے والے کا بلکہ الٹا اپنا احسان جتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں حکم دیا ہے کہ احسان کا بھی ذکر کیا جائے اور احسان کرنے والے کا بھی۔ قرآن کریم میں بہت سی آیات میں یہ ہدایت کی گئی اس لئے اگر ہم ایسا نہ کریں تو اللہ کے نافرمان بندے ہوں گے، اللہ اپنی نافرمانی سے محفوظ رکھے۔ یہ کام تو شیطان نے کیا تھا جو ہمیشہ کیلئے مردود ہوا۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۰۳)

(۲)

''اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کیئے'' (سورۃ المائدہ، آیت-۲۱)

(۳)

اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا''

(سورۃ المائدہ، آیت-۷)

(۴)

''اے ایمان والوں اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے۔ (سورۃ المائدہ،۱۱)

(۵)

''اور یاد کرو جب تم کو عاد کا جانشین کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو''

(سورۃ الاعراف، آیت-۷۴)

سوال ۸: کیا عورتوں کی کمائی جائز ہے؟

جواب: جی ہاں، بعض ازواج مطہرات بھی کام کرتیں مگر عفت وحیا کے ساتھ گھر ہی میں، پھر جو اُجرت آتی تو وہ غرباء میں تقسیم کردیتیں۔ مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کا نان نفقہ دے، عورت پر لازم نہیں، وہ مختار ہے، اللہ نے ہم پر کیسا کرم فرمایا؟

ارشاد ربانی

(۱)

''مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے'' (سورۃ النساء، آیت-۳۲)

سوال ۹: کیا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں دونوں کو حیاداری کا حکم فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں، جب کہ جدید تہذیب نے ہمیں بے حیائی کا

درس دیا ہے ۔ حیا میں برکت بھی ہے اور ایک قوت بھی ، حیا دار افراد یا قومیں کبھی ذلیل نہیں ہوتیں اور دوسری اقوام پر ان کا رعب رہتا ہے ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کام کی خبر ہے ۔ (سورۃ النور، آیت ۔۳۰)

(۲)

''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ظاہر ہو اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے'' (سورۃ النور، آیت ۔۳۱)

سوال ۱۰ : کیا اللہ تعالٰی نے عورتوں کو غیر مردوں سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے؟

جواب : جی ہاں ، اس میں مرد کی بھی حفاظت ہے اور عورت کی بھی اور معاشرے کی بھی حفاظت ہے ۔ تاریخ کے جس دور میں اس پر عمل رہا سب محفوظ رہے ۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار نہ ظاہر کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ۔ (سورۃ النور، آیت ۔۳۱)

(۲)

''اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں

سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ۔
یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور
اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (سورۃ الاحزاب، آیت-۵۹)

سوال ۱۱: کیا اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے طور پر نفلی عبادات ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: نفلی عبادت اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے بالکل جائز ہے ۔ نفلی عبادت سے ہر وہ نیک کام مراد ہے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے خواہ وہ چھوٹا سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، کسی مسلمان کو دیکھ کر محبت سے مسکرا دینا بھی نفلی عبادت ہے ۔ اس نفلی عبادت کی زیادہ فضیلت ہے جس کا نفع دوسروں کو بھی ملے ۔

ارشاد ربانی

(۱)

''پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے

پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات
انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی
تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ (تعالیٰ) کی رضا چاہنے کو پیدا کی
پھر اسے نہ نباہا جیسا ان کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں
کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق
ہیں'' (سورۃ الحدید، آیت-۲۷)

سوال ۱۲: کیا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اچھی طرح تیار ہو کر جانا چاہئیے؟

جواب: جی ہاں، کیوں کہ رب العالمین کے حضور میں حاضری کے لئے جا رہے ہیں، کیا کسی بادشاہ، وزیر یا معمولی سے افسر کے پاس کوئی الٹے سیدھے کپڑے پہن کر گیا ہے؟

سوال ۱۳: کیا عورتوں اور مردوں کو زینت نہیں کرنی چاہیے؟

جواب: دونوں اس انداز سے زندگی بسر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے

جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ ظاہر ہو، نہ ضرورت سے زیادہ خرچ کریں نہ بلا ضرورت۔ درمیانی چال چلیں، کبھی بدحال نہ ہوں گے۔ سادگی کا یہ مطلب نہیں کہ امیر، فقیر معلوم ہونے لگے۔ یہ ناشکری ہوگی۔

ارشاد ربانی

(۱)

''آپ فرمادیجئے کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق آپ فرمادیجئے وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے''

(سورۃ الاعراف، آیت-۳۲)

(۲)

''اے آدم کی اولاد! اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ''
(سورۃ اعراف، آیت-۳۱)

سوال ۱۴: کیا رہبانیت (تمام دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کی

۱۷۱

عبادت کرنا) کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟

جواب: جی نہیں، ہاں کوئی اپنے جی سے ایسا کرنا چاہے تو ممانعت نہیں بلکہ کوئی نیک کام جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا مسلسل اور استقامت سے کیا جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور ایک راهب بننا تو یہ بات انہوں نے اپنے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔ یا یہ بدعت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ ان کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا۔ (سورۃ الحدید، آیت-۲۷)

(۲)

''پھر ہم نے انکے پیچھے اسی راہ پر اور نبی اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اس

کے نباہنے کا حق تھا'' (سورۃ الحدید آیت - ۲۷)

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

سوال ۱۵: کیا کفار و مشرکین کو اپنا ہمدرد جان کر ان سے دوستی رکھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں، منع فرمایا کیوں کہ سچی دوستی فکر و نظر سے ہوتی ہے جب ان کا دماغ کچھ اور سوچتا ہے، ہمارا کچھ تو دوستی کیسے رہ سکتی ہے۔ گائے جس کو وہ پوجتے ہیں ہم اس کو ذبح کر کے کھاتے ہیں۔ کتنا بڑا اختلاف ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق سے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں

خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا''

(سورۃ الممتحنۃ، آیت - ۱)

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

سوال ۱۶: کیا شریعت میں جانداروں کی تصاویر اور مجسمے حرام ہیں؟

جواب: جی ہاں، جانداروں کی تصاویر اور پتھروں کے مجسمے سب حرام ہیں حرمت کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ رہبر و رہنما اور پیر و مرشد کی تصاویر کی تکریم کرنے لگتے ہیں اور اس کے پیغام کو بھول جاتے ہیں ۔ حضور ﷺ نے تصاویر خود مٹائیں اور پسند نہ فرمائیں۔ ہماری شریعت میں جائز نہیں، جو جائز سمجھتے ہیں ان کا تصویر کھنچوانے یا دیکھنے کو جی چاہتا ہے اس لئے تاویلیں کرتے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے'' (سورۃ الزخرف، آیت-۲۶)

(۲)

''اور مجھے قسم ہے اللہ کی میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر'' (سورۃ الانبیاء، آیت-۵۷)

(۳)

''تو ان سب کو چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں'' (سورۃ الانبیاء، آیت-۵۸)

(۴)

''فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں'' (سورۃ الانبیاء، آیت-۶۳)

سوال ۱۷: کیا اللہ تعالیٰ نے قصے کہانیوں میں وقت ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے؟

جواب: جی نہیں، جھوٹے قصے کہانیوں سے منع فرمایا ہے۔ سچے

قصے تو سارے قرآن حکیم میں بھرے پڑے ہیں جو انسانی زندگی پر بڑا اثر رکھتے ہیں، جھوٹ میں کوئی اثر نہیں خواہ وہ کتنی خوبصورتی سے پیش کیا جائے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے'' (سورۃ لقمٰن، آیت ۶)

سوال ۱۸: کیا اللہ تعالیٰ نے والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: جی ہاں، بوڑھے ہو جائیں تو پھر بہت ہی تعظیم و تکریم کا حکم دیا ہے جب کہ جدید تہذیب میں بوڑھے کے لئے گھر میں جگہ تک نہیں، اس لئے یہ تہذیب بقول اقبال اپنی موت آپ

مرجائے گی۔اس کا حالِ زار تو ہم خود دیکھ رہے ہیں۔

ارشادِ ربانی

(۱)

''اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا'' (سورۃ بنی اسرائیل، آیت-۲۳)

﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿

سوال ۱۹: کیا ہر جاندار کو اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے؟

جواب: جی ہاں، وہی خالق ہے، وہی رازق ہے۔

ارشاداتِ ربانی

(۱)

''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو'' (سورۃ ھود، آیت-۶)

(۲)

''یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا پُر رونق باغ لگائے۔تمہاری طاقت نہ تھی کہ انکے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے بلکہ وہ خدا سے کتراتے ہیں'' (سورۃ النمل، آیت-۶۰)

(۳)

''اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی بیشک ان کا قتل بڑی خطا ہے''

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت-۳۱)

﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿

سوال ۲۰: کیا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنے ہر عمل میں عاجزی اور انکساری اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں، اسلام نے ہمیں یہی سکھایا ہے، پھل دار درخت ہمیشہ جھکا رہتا ہے۔کیکر کا درخت اکڑا رہتا ہے، اس کے قریب کوئی نہیں جاتا اور پھل دار درخت کے قریب سب جاتے ہیں۔مگر جدید تہذیب نے اکڑنا سکھایا ہے اس لئے اکثر

امراء اور افسران اکڑے رہتے ہیں۔ یہ سخت ناشکری ہے۔

ارشادات ربانی

(١)

''زمین پر اتراتا نہ چل بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا'' (سورۃ بنی اسرائیل، آیت-٣٧)

(٢)

''اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام'' (سورۃ الفرقان، آیت-٦٣)

ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ

سوال ٢١: کیا مرد اپنی مطلقہ بیوی کو دیا ہوا مال واپس لینے کا حق رکھتا ہے؟

جواب: اگر بری کے سارے مال کا بیوی کو مالک بنا دیا ہے، تو پھر اس سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ رسم و روایت قبیلے یا خاندان میں نہیں تو لے سکتا ہے مگر نہ لینا سب سے بہتر ہے۔

عورت پر اللہ نے بڑا کرم فرمایا ہے، طلاق کی مدت بھی اس کو خاوند کے ہاں گزارنا ہے اور سارا خرچ خاوند کے ذمے ہے۔

ارشادات ربانی

(١)

''اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا اسے واپس لوگے جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ سے'' (سورۃ النساء، آیت-٢٠)

(٢)

''اور جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لئے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے'' (سورۃ بقرہ، آیت-٢٣٠)

ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ

سوال ٢٢: کیا اللہ نے قرآن حکیم میں معاشرتی مسائل سے متعلق مفصل طور پر احکامات بیان کر دیئے ہیں؟

۱۸۰

جواب: جی ہاں، سب کچھ قرآن وحدیث میں بیان کر دیا گیا ہے، مگر ہماری عادت ایسی بگڑ گئی کہ سدھرنے پر نہیں آتی، کسی بھی مفتی سے فتویٰ لے کر اپنے بڑے سے بڑا مسئلہ حل کر سکتے ہیں مگر عدالتوں میں فضول خرچی کی ایسی عادت پڑی ہے کہ اللہ ورسول کی طرف فیصلے کے لئے آنا دوبھر ہوگیا۔ ہم کیسے مسلمان ہیں؟ ذرا سوچیں تو سہی۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے بیان کر دے اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم وحکمت والا ہے'' (سورۃ النساء، آیت-۲۵)

سوال۲۳: کیا اللہ تعالیٰ نے منافقوں اور کافروں پر لعنت فرمائی ہے؟

۱۸۱

جواب: جی ہاں یہ اس کی شان کے لائق ہے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ ان کو کافی ہے اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے'' (سورۃ التوبہ، آیت-۶۸)

سوال۲۴: کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد قائم رکھنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: جی ہاں، اتحاد واتفاق کا سختی سے حکم دیا ہے، مگر ہم کو لڑنے کی عادت ہوگئی، غیر سے نہیں تو اپنوں ہی سے لڑنے لگتے ہیں اور اس کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ
پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آ چکی تھیں اور ان کے لئے
بڑا عذاب ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت-۱۰۵)

سوال ۲۵: کیا عورتوں کو ان کا مہر دے دینا مرد پر فرض ہے؟
جواب: جی ہاں، بالکل فرض ہے۔ معجّل ہے تو جب بیوی مانگے اس وقت دے، اور مؤجل ہے تو جب جی چاہے دے دے۔ ہر حال میں دینا فرض ہے۔ بیوی معاف کر دے تو الگ بات ہے۔ معاف نہ کروایا جائے یہ مردانگی کے خلاف ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی
سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا''
(سورۃ النساء-۴)

(۲)

''اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے
لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے
مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دیں جس کے ہاتھ میں
نکاح کی گرہ اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے
نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو
بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۲۳۷)

سوال ۲۶: کیا اپنی مطلقہ کو نان نفقہ دینا مرد پر فرض ہے؟
جواب: جی ہاں، جب تک وہ عدت میں ہے۔ شاید عورتوں کو بھی یہ مسئلہ نہیں معلوم مرد حضرات ان کے حقوق بالعموم نہیں بتاتے اگر بتائیں تو اسلام سے ان کو اور محبت ہو۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور طلاق والیوں کے لئے بھی مناسب طور پر نان نفقہ ہے یہ

واجب ہے پرہیز گاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے
اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو'' (سورۃ البقرہ، آیت-۲۴۱)

سوال ۲۷: کیا بیوہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟
جواب: جی ہاں، عدت گزار کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔عورت کے مختلف احکام ہیں علماء سے پوچھ لئے جائیں۔

ارشاد ربانی
(۱)

''تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں تو جب ان کی مدت پوری ہو جائے تو تم پر مواخذہ نہیں، اس کام میں عورتیں اپنے معاملے میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''

(سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۴)

سوال ۲۸: کیا اسلام میں مطلقہ عورت کو دوسرا نکاح کرنے کی

اجازت ہے؟
جواب: جی ہاں بالکل اجازت ہے، جو قبائل اور خاندان والے جبراً مطلقہ عورتوں کو بٹھاتے ہیں وہ اللہ کے حکم کے خلاف کرتے ہیں، ان کو ایسی ضد سے باز آجانا چاہیے۔عورت کی عصمت کا محافظ خاوند ہے۔

ارشادات ربانی
(۱)

''اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے۔ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا علم والا ہے''

(سورۃ البقرہ، آیت-۲۳۵)

(۲)

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو

اے عورتوں کے والیوں انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں
سے نکاح کرلیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضا مند
ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے
اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'' (سورۃ البقرہ، آیت-۲۳۲)

سوال ۲۹: کیا شریعت میں خون کا بدلہ لینا جائز ہے؟
جواب: جی ہاں، خون کا بدلہ قاتل کا خون بھی ہے اور خوں بہا بھی۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندوں کہ تم
کہیں بچو'' (سورۃ البقرہ، آیت-۱۷۹)

(۲)

''اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان

کے خون کا بدلہ لو، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے
غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے
بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور
اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا
ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے
دردناک عذاب ہے'' (سورۃ بقرہ، آیت-۱۷۸)

سوال ۳۰: کیا شریعت میں طلاق جائز ہے؟
جواب: شریعت میں جو جائز چیز سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے وہ طلاق ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو مرد گریز کرے لیکن اگر وہ بدعقیدہ ہے یا فاحشہ ہے تو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بدعقیدہ سے نکاح ہی قائم نہیں ہوتا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے

سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور انہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کے چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی ظالم ہیں''

(سورۃ البقرہ، آیت-۲۲۹)

سوال ۱۳۱: بعض لوگ بیٹے کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں اور بیٹی کی ولادت پر منہ بسور لیتے ہیں اور تیوری چڑھا لیتے ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں یہ کافروں کا طریقہ بتایا ہے۔ بیٹا اللہ کی نعمت ہے بیٹی بھی اللہ کی رحمت ہے اسلئے جو اللہ پر یقین رکھتا ہے وہ تو بیٹا اور بیٹی سب کی ولادت پر خوش ہوتا ہے جو دنیا پر یقین رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بیٹی کو کھلانا پڑے گا اور اس کا بدلہ

نہیں ملے گا، بیٹے کو کھلائیں گے تو کما کر بھی کھلائے گا۔ یہ خالص تاجرانہ نظریہ ہے اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے حضور ﷺ کو بیٹیوں سے بڑی محبت تھی اس لئے بیٹیوں کی صحیح تربیت پر والدین کو جنت کی بشارت دی، باپ کے مقابلے میں ماں کو تین درجہ بلند فرمایا، اور یہ فرمایا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ بیٹی ہی تو ماں بنتی ہے اور بیٹی ہی سے تو بیٹا ہوتا ہے، جو بیٹی کو پسند نہیں کرتا گویا وہ ماں کو پسند نہیں کرتا بلکہ خود ہی کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی سوچ سے محفوظ رکھے۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب، کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے

گا؟ یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں''

(سورۃ النحل، آیت- ۵۸، ۵۹)

ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ

سوال ۳۲: کیا اپنی طرف سے نئی باتیں نکالنا جائز ہے؟

جواب: زندگی متحرک ہے، ایک حالت پر نہیں رہتی اس لئے معاشرہ بھی متحرک ہے ایک حالت پر نہیں رہتا رسوم اور عادات بدلتے رہتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اچھی باتیں نکالنے کی اجازت دی اور اس پر اجر وثواب کی خوشخبری بھی سنائی۔ اچھی باتیں نکالنا بالکل جائز ہے۔ حضور ﷺ کی عہد مبارک اور اپنے عہد کا مقابلہ کریں گے تو آپ کو ہر چیز بدلی ہوئی نظر آئے گی، دین میں اور دنیا میں بھی۔ حضور ﷺ کے زمانے میں نہ اس طرح جلدوں میں چھپے ہوئے قرآن تھے، نہ اس طرح سجی ہوئی مسجدیں، نہ عظیم الشان عمارتیں، نہ پُر رونق کوچہ بازار وغیرہ وغیرہ۔ تو بات یہ کہنی ہے کہ اگر کوئی

دین میں بھی اچھی بات نکالے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا نہیں بلکہ اس بدعت پر پابندی سے عمل کرتا رہا تو اس کو ثواب کی خوشخبری سنائی۔

ارشادِ ربانی

(۱)

''پھر ہم نے ان کے پیچھے اس راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہترے فاسق ہیں''

(سورۃ الحدید، آیت- ۲۷)

ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ ﷰ ﷱ

سوال ۳۳: بعض لوگ اپنی طرف سے معاشرے میں عام

ہونے والی باتوں کو ناجائز بلکہ شرک و بدعت تک کہتے ہیں۔
کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بعض باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض باتوں سے منع فرمایا اور بعض باتوں کے لئے کچھ نہیں فرمایا۔ تو جس کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کیا جائے اور جس کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے وہ نہ کیا جائے اور جس کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم نہیں دیا وہ چاہے کیا جائے یا نہ کیا جائے، اس میں ہر بندہ مختار ہے، ایسی باتوں پر حلال و حرام کے حکم لگانا خدائی کا دعویٰ کرنا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے ایسا کرنے والوں کو ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اے ایمان والوں حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے

بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں'' (سورۃ المائدہ، آیت-۸۷)

(۲)

''لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے''
(سورۃ التوبہ، آیت-۲۹)

سوال ۴۴: کیا جادو حق ہے؟

جواب: جی ہاں، جادو حق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے نازل کیئے جنہوں نے انسانوں کو یہ علم سکھایا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ''ہم تو نری آزمائش ہیں، تم اپنا ایمان نہ کھونا'' یعنی جادو کو غلط مقاصد کیلیئے استعمال نہ کرنا۔ ------------- لیکن اس کا مقصد صرف انسانوں کی آزمائش تھا کہ وہ اس کو کن مقاصد کیلیئے استعمال کرتے ہیں۔ جس طرح ہمارا نفس ہمارے ساتھ ہے جو ہمیشہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ یا جیسے

ایٹم بم کا علم اگر کوئی کسی کو سکھاتا ہے تو سیکھنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو انسان کی ہلاکت کیلئے استعمال نہ کرے، اگر کرے تو سکھانے والا ذمہ دار نہ ہوگا، سیکھنے والا ہوگا۔ بہر حال یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اعمال میں تاثیر منجانب اللہ ہے، بغیر اس کے اذن کے کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔

ارشاد ربانی

(۱)

''اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانے میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو، تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک

ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا'' (سورۃ البقرہ، ۱۰۲)

سوال ۳۵: کیا قرآن کریم میں سیاسی پارٹیوں کا وجود تسلیم کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں دو پارٹیوں کا ذکر ہے حزب الرحمٰن اور حزب الشیطان۔

ارشادات ربانی

(۱)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے'' (سورۃ المائدہ، آیت-۵۶)

(۲)

''اور ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار

میں ہے‘‘ (سورۃ المجادلہ، آیت-۱۹)

(۳)

’’یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے‘‘ (سورۃ المجادلہ، آیت-۲۲)

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحت نامہ — قرآنی دریچے

نمبرشمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۸	۲	اس	اس کے وسیلے سے
۲	۱۹	بعد۱۵	--	(۷) اوراس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو (سورہ المآئدہ، آیت ۳۵)
۳	۱۹	۳	سورۃ العراف	سورۃ الاعراف
۴	۲۳	۶	تھیں	نہیں
۵	۲۳	۱۵	تھیں	نہیں
۶	۳۳	آخری سطر	نام پر	اللہ کے نام پر
۷	۳۹	۷	آزادگھر	آزادگھر یا پرانے قدیم گھر
۸	۳۹	۹	آزادگھر	آزادگھر یا پرانے قدیم گھر
۹	۴۷	۱۲	سورۃ المذمل	سورالمزمل
۱۰	۴۹	۸	ایذاء وتکلیف	ناراضی
۱۱	۵۵	۵	اللہ تعالیٰ	اللہ تعالیٰ نے
۱۲	۶۰	۹	ہوتا	ہوتا ہے کہ آپ کو علم عطائی ہے

۱۳	۶۶	۸	شرک	نافرمانی
۱۴	۷۱	آخری سطر	الہامی	آسانی
۱۵	۷۲	۲	رسولوں	پیغمبروں
۱۶	۷۶	۱۲	تشریف آوی	تشریف آوری
۱۷	۸۲	۵	ایمان والوں	ایمان والو!
۱۸	۸۳	۱۱	ایمان والوں	ایمان والو!
۱۹	۸۳	۱۳	اورنہ ان کے	اوران کے
۲۰	۸۴	۱۲	والوں	والو!
۲۱	۸۵	۹،۱۲،۱۵،۱۸	والوں	والو!
۲۲	۸۶	۱	چلا کے	چلا کر
۲۳	۸۶	۱۵	بیبیوں	بیبیو!
۲۴	۹۰	۶	اس میں کیا خوبی ہے؟	--
۲۵	۹۳	۸،۷	صلوۃ سلام	صلوۃ وسلام
۲۶	۹۷	۱۲	عنہ	عنہا
۲۷	۱۰۰	۵	پچھلو	پچھلوں
۲۸	۱۰۳	۱۱	سجدہ	رخ
۲۹	۱۰۵	۱	سجدہ	رخ
۳۰	۱۰۷	آخری سطر	اجازت دی	اجازت دی بلکہ ضروری قرار دیا
۳۱	۱۰۷	۱۱	علیہ	علیہا
۳۲	۱۰۹	۴	علماء	مدعیان علم
۳۳	۱۱۰	۲	یہ علماء	ایسے لوگ

۳۴	۱۱۵	۴	لوگوں	لوگو!
۳۵	۱۱۸	۹	بڑی	بُری
۳۶	۱۲۲	۱۴	پچھلے	پچھلی
۳۷	۱۲۲	۱۲	واجب	لازم
۳۸	۱۲۹	۱۰	واجب	لازم
۳۹	۱۲۹	۱۱	ہوجائے	ہو
۴۰	۱۳۰	۱۰	وزیر	وزیر (آصف بن برخیا)
۴۱	۱۳۳	۱۲	علیہ	علیہا
۴۲	۱۳۹	۱	اللہ کی	اللہ کی باتیں
۴۳	۱۳۹	۱۱	شیطان کی	شیطان کے
۴۴	۱۴۷	۸،۱۴	والوں	والو!
۴۵	۱۴۸	۳	کا	کے
۴۶	۱۴۸	۳	ہے	ہیں
۴۷	۱۴۸	۵	حل پیش کیے ہیں	کو حل فرمایا ہے
۴۸	۱۵۰	۵	جو	--
۴۹	۱۵۰	۹	اس	اسی
۵۰	۱۵۰	۱۴	والوں	والو!
۵۱	۱۵۴	۱	والوں/ بچو	والو!/ بچوں
۵۲	۱۵۶	۱۲	والوں	والو!
۵۳	۱۵۹	۱۱	والوں	والو!
۵۴	۱۶۰	۱۱	کھاؤ	نہ کھاؤ

۵۵	۲۴	۱۶۱	۴ کہ	کہ مسلمانوں کی
۵۶	۱۶۴	۸	والوں	والو!
۵۷	۱۶۹	۱۳	--	ارشاد ربانی (۱) اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ (اعراف:۳۱)
۵۸	۱۷۱	۷	ایک/اپنے	--
۵۹	۱۷۱	۸	یا	ہاں
۶۰	۱۷۱	۹	کہ ان	اس
۶۱	۱۷۳	۷	جانداروں	اکابر علماء اہلسنت کے نزدیک جانداروں
۶۲	۱۷۳	۱۲،۱۳	جو جائز-تا-ہیں	--
۶۳	۱۷۸	۱۲	اگر بری کے سارے	اگر سارے
۶۴	۱۸۲	۹	مؤجل	مطلق
۶۵	۱۸۳	۵	مردوں	مردو!
۶۶	۱۸۶	۱	والیوں	والیو!
۶۷	۱۸۶	۱۲	عقلمندوں	عقلمندو!
۶۸	۱۸۷	۱۲	بلکہ بدعقیدہ-تا-ہوتا	بلکہ بدعقیدہ سے نکاح ہی نہ چاہیے

نوٹ: یہ صحت نامہ مندرجہ ذیل علماء کرام کی نظر ثانی کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔

۱- مولانا عبداللطیف نقشبندی ۲- علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی

۳- علامہ رضوان احمد نقشبندی ۴- مولانا علی انور بگھیو نقشبندی

(ناشر)

ادارۂ مسعودیہ کراچی

Idara-e-Mas'udia, Karachi

وكونوا مع الصادقين

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ